سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷ ۔ مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر


# الحکم

## خاص نمبر


قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر ماہ انگریزی کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت
پیشگی لیجائیگی
عوام سے ۔ صر
خواص سے ۔ عہ
ہندوستان سے باہر سے
غیر مذاہب اور غیر مستطیع
احباب سے ۔ ۱۲ر

ایڈیٹر یعقوب علی تراب

اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد مبارک اسمٰعیل بی۔ اے


چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی


جلد (۱۸)

نمبر ۱۸/۱۹

مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۴ء مطابق ۲ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری صلعم


اے حسرت ایں گروہِ عزیزاں مرا نہ دید ✤
دستے بہ بینم کہ ازیں خاکِ بگذرم ✤
امروز قوم من نشناسد مقامِ من ✤
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم ✤

**خاص نمبر**

چونکہ بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ہمارے پیارے امام ہمام حضرت مسیح الزمان و مہدی دوراں اپنا فرض منصبی ادا کر کے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ حضور علیہ السلام کی یاد کو اپنی روح رواں بنانے رکھنے کیلئے ۲۸ مئی کا الحکم خاص نمبر کے نام سے شایع کیا جاتا ہے!

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)


انوار احمدیہ پریس قادیان دار الامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی مالک و اڈیٹر چھپکر شایع ہوا

# وصال نور الدین

ہنوز سیر نہ بُدم جمالِ نور الدین — کہ شد زگردشِ گیتی وصالِ نور الدین
دریغ درد کہ از مطلعِ جہاں آباد — غروب گشتہ بدر کمالِ نور الدین
نہ حاجت است مرا ساغر زر و یاقوت — مرا ایں است زلالِ مقالِ نور الدین
زلطفِ قال بہ حال اندرم نہ ہشیارم — چہ ذوق بود و اثر در مقالِ نور الدین
بہ جانِ ہجر رسیدہ چساں قرار آید — چو بار بار بیاید خیالِ نور الدین
بساطِ حکمت و جود و سخا و فضل و کرم — نوردہ شد زغمِ انتقالِ نور الدین
چراز درد جگر گریہ جماعت ملکوت — کہ بود رشکِ ملائک خصالِ نور الدین
بہ صبر کوش ز فضلِ الٰہی خاکی — کہ ہست سوزنِ جانت ملالِ نور الدین

درون سینۂ من زخمِ بے نشان زدہ
بہ حیرتم کہ عجب تیرِ بے کمان زدہ

(از خاکسار عبد الرحمٰن خاکی سکنڈ ماسٹر مڈل اسکول خانقاہ ڈوگراں)

---

## قطعہ تاریخ خلافت آں آفتاب سپہر شریعت ماہتاب فلک طریقت معدن علم مخزن علم حامی آلِ محمدؐ میرزا بشیر الدین صاحب خلف ارشد جناب حضرت میرزا غلام احمدؐ صاحب مغفور رئیس (قادیان دار الامان ضلع گورداسپور) (و مسیح موعود دام رفعتہم)

طبعزاد بندۂ احقر سید محمود حیدر اختر نبیرہ مولوی مفتی سید محمد ولی اللہ شاہ صاحب مغفور طالب علم سکنہ شہر فرخ آباد محلہ مفتی صاحب مورخہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء

### مشرف باد برب العباد

شکر خدائی پاک باعز و تمکنت — بر مسند پدر پسر نوجوان نشست
یعنی بشیر الدین کہ چو محمود احمد است — شِل مسیح بر فلک قادیان نشست
با صد شکوہ با حشم و با وقار و قدر — بر تخت ملک ارث بسان شہان نشست
بادا سعید سعد و مبارک خلافتش — آں مسیح کرم چو با عز و شان نشست

اختر نوشت سال خلافت ز روے اوج
با صدق او بجائے آپ مہربان نشست

(۱۳۳۲ ہجری نبوی)

---

# ایک زبردست چیلنج

ڈاکٹر نور محمدؐ صاحب مالک کارخانہ دندان سازی لاہور مولوی محمد ظہیر الدین صاحب کیطرف سے ایک چیلنج لکھکر اخبار میں درج کرنے کیلئے بھیجتے ہیں جو تمام دوستوں کی اطلاع کیلئے درج کیا جاتا ہے (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

**جناب مولوی محمدؐ علی صاحب ایم - اے کو یہ** خاکسار راستی کے انکشاف کے لئے زبردست چیلنج دیتا ہے - کہ اگر در حقیقت آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو خدا تعالیٰ کا سچا اور حقیقی نبی اور رسول برحق دل سے یقین نہیں کرتے - اور حضرت موصوف کو آیۃ کریمہ یاتی من بعدی اسمہٗ احمدؐ کا حقیقی مصداق نہیں مانتے - تو پھر آپ اخویم حضرت مولوی محمد ظہیر الدین صاحب کے ساتھ اس بارے میں تحریری مباحثہ کر کے حق اور باطل کا فیصلہ کریں - چھپائی مباحثہ کا خرچ میرے ذمہ ہوگا - اگر آپ تقریری مباحثہ چاہیں تو بھی مولوی صاحب بخوشی منظور کرتے ہیں - بشرطیکہ انتظام آپ کے ذمہ ہو

(خاکسار حکیم نور محمد مالک کارخانہ دنداں سازی انار کلی لاہور)

---

# پرائمری پاس احمدیؐ دوستوں کیلئے نادر موقعہ

قادیان میں عنقریب ایک نارمل سکول کھلنے والا ہے جس میں کہ کم از کم پرائمری پاس احمدی احباب کو جو مدرس بننا چاہتے ہوں کچھ عرصہ تک طریقہ تعلیم سکھایا جائیگا - ہر ایک امیدوار کو انجمن ترقی تعلیم سے کچھ وظیفہ بھی ملیگا - اور بعد میں امتحان پاس کرنے پر قصبات میں پرائمری سکول میں مستقل طور پر کام کرنے کیلئے بھیجا جائیگا

تمام درخواستیں بہت جلد ماسٹر عبد العزیز صاحب سکرٹری انجمن ترقی تعلیم قادیان دار الامان کے نام آنی چاہئیں

---

# اخبار قادیان دار الامان

**اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ و حضرت خلیفہ اول** اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں -

**حضرت امیر المومنین** کی طبیعت اگرچہ اس ہفتہ میں بھی ناساز ہی رہی ہے - مگر نسبتاً آرام رہا ہے - اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے - اور آپ کو اپنے ارادوں میں کامیاب فرماوے اور دین اسلام کو آپ کے ہاتھ پر ایسی ترقی دے جیسی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں عطا کی تھی -

**میاں عبد الحی صاحب** اپنی تعلیم میں مصروف ہیں - اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں ترقی حاصل کر رہے ہیں - اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے والد بزرگوار رضی اللہ عنہ کیطرح خادم اسلام بنا دے -

---

**تعلیم الاسلام ہائی سکول** بدستور اپنی شان و شوکت کے ساتھ کام کر رہا ہے - بہت سے نئے طلباء داخل ہوئے ہیں - مولوی محمد الدین صاحب بی - اے (علیگ) مسٹر مبارک علی صاحب بی - اے بی - ٹی - اور میاں بشیر احمد صاحب خوب سرگرمی سے کام کر رہے ہیں - اللہ تعالیٰ انکی کوششوں کو بابرکت کرے ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نے بھی سکول میں کام کرنا شروع کر دیا ہے -

**سکول بلڈنگس** کا نامکمل حصہ تیار ہو رہا ہے - قوم اسکی تکمیل کیلئے مالی امداد کی طرف توجہ کرے -

**جماعتہائے مبلغین** بھی باقاعدہ کام کر رہی ہیں -

**نہایت خوشی کی بات ہے** کہ ہمارے بہت سے عزیز دوست جو اس دفعہ یونیورسٹی کے مختلف امتحانوں میں شامل ہوئے ہیں - نتیجہ کے نکلنے کے دن تک قادیان میں تحصیل علم دینیات کیلئے قیام کرنے کیلئے تشریف لائے ہیں اللہ تعالیٰ دوسرے دوستوں کو بھی توفیق دے -

**ایڈیٹر نور** اور ماسٹر عبد الرحیم صاحب اپنے ہندوستان کے سفر سے بخیریت تشریف لے آئے ہیں - آپ کو یوپی کے ایک خاص مقام آگرہ میں آریہ دوستوں کے مقابلہ کیلئے بلایا گیا تھا - اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے دوستوں کو وہاں بہت کامیابی حاصل ہوئی

**حضرت مولانا مولوی حافظ روشن علی صاحب** بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین بابو فخر الدین صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر جہلم بغرض تبلیغ تشریف لیگئے ہیں - اللہ تعالیٰ آپ کو ہر جگہ مظفر و منصور کرے -

**امپائر ڈے** - ۲۴ - مئی کے روز قادیان کے دونوں سکولوں میں امپائر ڈے کی تعطیل تھی - اسی روز انجمن معتمدین کا ماہوار جلسہ تھا -

**ماسٹر عبد العزیز صاحب** سیکرٹری انجمن ترقی تعلیم مختلف قصبات میں پرائمری سکول کھولنے کیلئے سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر

**چوہدری بدر بخش صاحب** بموجب ارشاد حضرت خلیفہ ثانی علاقہ راجپوتانہ میں تبلیغ کرنے کیلئے ۳۰ مئی کو روانہ ہونیوالے ہیں آپ خدا کے فضل سے اچھی طرح تقریر کر سکتے ہیں اور تبلیغ کے کام کیلئے نہایت موزون ہیں حضرت کے حکم کے ماتحت جانیکا پہلا ہی موقعہ ہے تمام دوست اُنکی کامیابی کیلئے دعا فرماویں

# مختلف خبریں

**نتیجہ امتحان ایم۔ اے۔ اکونامکس (علم اقتصاد) اس سال** پنجاب یونیورسٹی کے اکونامکس کے امتحان میں سید عنایت حسین صاحب بی۔ اے۔ اور گردتا اگروال بی۔ اے (اف گورنمنٹ کالج لاہور) درجہ دوئم میں۔ اور لالہ دولت رام بی۔ اے۔ پرائیویٹ کینڈیڈیٹ کپورتھلہ درجہ سوم میں کامیاب ہوئے ہیں۔

**سٹرائیک میڈیکل کالج لاہور۔** پچھلے دنوں جو میڈیکل کالج لاہور کے طلباء نے اپنے آفیسروں کی بدسلوکی سے تنگ آکر سٹرائیک کیا تھا۔ اس کے متعلق ایک خاص کمیٹی مقرر ہوئی تھی تاکہ طلباء کی شکایات کو سنے اور ان کو رفع کرنیکے لئے مناسب انتظام کرے۔ مگر افسوس ابھی تک معاملہ پورے طور پر طے نہیں ہوا اور وعدہ خلافی سے کام لیا گیا۔

**میڈیکل امتحان کے قواعد کی ترمیم** پنجاب یونیورسٹی نے صیغہ ڈاکٹری کے قواعد کی ترمیم اس طرح پر کی ہے کہ جو لڑکا دیگر مضامین میں ۵۰ فیصدی نمبر حاصل کرے۔ اور ایک مضمون میں ۲۵ فیصدی سے فیل ہو جاوے۔ اس کو تین ماہ کے بعد پھر موقعہ دیا جائے کہ اس مضمون کا امتحان دے۔ پاس ہونے پر وہ کامیاب خیال کیا جائے گا۔ یہ ایک قابل قدر رعایت ہے۔

**آزادی۔ حقوق طلب عورتیں** (لنڈن ۲۰ مئی) حقوق طلب عورتوں کا ڈیپوٹیشن جو شاہنشاہ اور ملکہ معظمہ کے باریاب ہونا چاہتا تھا۔ الڈرشاٹ سے واپس ہوا۔ ہزاروں سپاہیوں اور کانسٹبلوں سے دوچار ہوا جلوس تتر بتر ہو گیا۔ مسز پنکہرسٹ گرفتار ہوئی۔ عورتوں نے ہائیڈ پارک کے ایک کونہ کا دروازہ توڑ ڈالا۔ سنتالیس مرد عورتیں اب تک گرفتار ہیں۔

**عبرت** بمبئی میں ایک خوردسال لڑکا دیا سلائی سے کھیل رہا تھا۔ دیا سلائی سلگ اٹھی اور لڑکے کے دامن میں آگ لگ گئی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں لڑکا جلکر مر گیا۔

**عبرت** میرٹھ میں چار سال کی ایک لڑکی قتل کیگئی۔ زیور پہنکر مکان کے پاس کھیلا کرتی تھی کوئی بدمعاش اس کو اٹھا کر لے گیا اور گلا دبا کر مار ڈالا۔

**عبرت** دیناجپور بنگال کے وکیل بابو بنتاچرن سین کی چودہ سالہ دختر مسماۃ بہار وبالا نے افیون کھا کر خودکشی کر لی اسکے باپ نے ایک دولتمند کے ہاں اسکی شادی کرنی چاہی تھی مگر اپنے داماد کو اتنی بھاری رقم ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے اپنے باپ کو متفکر دیکھکر خودکشی کر لی۔

**ایک انگریزی روزانہ اخبار:۔** خان صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب بی۔ اے کی طرف سے ایک سرکلر چٹھی پہونچی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لاہور سے ایک روزانہ انگریزی اخبار کے شایع کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اس کے سرپرستوں کے نام یہ ہیں:۔ نواب ذوالفقار علی خان صاحب۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ آنریبل خان بہادر محمد شفیع صاحب۔ میاں فضل حسین صاحب۔ چوہدری شہاب الدین صاحب۔ مسٹر غلام محی الدین صاحب۔ مرزا جلال الدین صاحب۔ مولوی محمد دین صاحب۔ مرزا اعجاز حسن صاحب۔ حاجی شمس الدین صاحب۔ حبیب اللہ شاہ صاحب۔ شیخ عبدالعزیز صاحب ہماری دلی خواہش ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہ انگریزی ڈیلی شایع ہونا شروع ہو جائے۔ آجکل کے لیڈر ہگ پولیٹیکل معاملات پر تو بہت غور کرتے ہیں۔ مگر افسوس ان کے پاس ابھی تک کوئی بھی قومی آرگن نہیں۔ جو براہ راست حکام تک پہونچ سکے یہی وجہ ہے کہ انگریزی اخبار کی غیر حاضری ہیں ہمارے مسلمان دوستوں کی آئے دن کی شکایات حکام بالا تک نہیں پہونچ سکتیں اسکے مقابلہ پر ہمارے ہندو بھائیوں پاس ایک چھوڑ کئی اخبار ہیں۔ جہاں ہماری یہ دلی آرزو ہے کہ اخبار جلد اور ضرور شایع ہو۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی عرض کر دیتے ہیں کہ اسکی ایڈیٹری کسی ایسے معاملہ فہم۔ تجربہ کار انسان کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے۔ جو بیجا خوشامدی نہ ہو بلکہ کچھ اخلاقی جرأت بھی رکھتا ہو۔

**خالصہ کالج امرتسر میں انگریز:۔** خالصہ کالج امرتسر کے پرنسپل مسٹر ڈولی کلف مقرر ہوئے ہیں۔ انگریزی اور تواریخ کے پروفیسر ولایت سے موسم گرما کی تعطیلات کے بعد آئینگے۔

---

## ضرورت ہے مندرجہ ذیل ملازموں کی

| نمبر شمار | نام ملازم | تعداد ملازمان | تنخواہ ابتدائی | حد ترقی | کیفیت (درخواست بذریعہ ایڈیٹر الحکم ہو۔) |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | خدمتگار | ۲ | نیکس عـ | عـ۱۲ | خوانده۔ محنتی۔ ہوشیار۔ اور احمدی ہو۔ |
| ۲ | سائیس | ۲ | " عـ | عـ۱۲ | پوربیا اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ |
| ۳ | باورچی | ۱ | عـہ | عـ۱۲ | ہوشیار ہو۔ نوعمر ہو تو سکھایا بھی جا سکتا ہے۔ ہر قسم کا کھانا پکا سکتا ہو۔ ہندوستانی اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی |
| ۴ | دہوبی | ۱ | [illegible] | للعـہ | کف کالر سرد گرم۔ دیسی انگریزی مردانہ زنانہ کپڑے خوب دہو سکتا ہو پوربیا کو ترجیح دیجائیگی |
| ۵ | درزی | ۱ | عـہ یا عـ | [illegible] | حسب لیاقت و کام احمدی کو ترجیح دیجائیگی |
| ۶ | کوچبان | ۱ | عـ۵ ۔ | عـعـ | اچھا ہوشیار ہو۔ احمدی کو ترجیح دی جاسے گی۔ |
| ۷ | بیلدار | ۴ | نیکس عـہ | عـعـہ | برائے باغ |
| ۸ | خادمہ | ۱ | روٹی کپڑا علاوہ تنخواہ | × | احمدی کو ترجیح دیجائیگی خادمہ محنتی اور ہوشیار ہو۔ بچوں کا رکھ رکھاؤ خوب جانتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ |
| × | × | × | × | × | |
| ۹ | خادمہ لڑکی | ۱ | روٹی کپڑا دیا جائیگا | × | اگر خادمہ کی لڑکی ہو تو اور بہتر عمر ۹ سے ۱۱ سال تک۔ |
| ۱۰ | شعلچی | ۱ | سے | ہلئے | احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ |
| ۱۱ | خاکروب و خاکروبہ | ۱ | عـہ | عـعـ | عورت مرد دونوں کو کام کرنا ہوگا۔ |
| ۱۲ | سقہ | ۲ | نیکس عـہ | عـعـہ | |
| ۱۳ | ماما | ۱ | × | × | کھانا عمدہ پکا سکتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ |
| ۱۴ | مغلانی | ۱ | × | × | تنخواہ حسب لیاقت۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو۔ سینا پرونا سب جانتی ہو خواندہ ہو تو بہتر ہے |
| ۱۵ | باغبان | ۱ | صـعـ | عـعـہ | کام دیسی۔ انگریزی درختوں کا پھولوں ترکاریوں کا خوب جانتا ہو |

نوٹ:۔ تمام ملازمین خوش چلن ہونے چاہئیں پوربیا اور خاکروب حقہ شرابی نہ ہوں۔

درخواست بذریعہ ایڈیٹر الحکم ہو۔

---

۲۵۷

# مختلف خبریں

**نتیجہ امتحان ایم۔ اے۔ ایکونامکس (علم اقتصاد)** اس سال پنجاب یونیورسٹی کے ایکونامکس کے امتحانوں میں سید عنایت حسین صاحب بی۔ اے۔ اور گروزنا اگروال بی۔ اے آف گورنمنٹ کالج لاہور درجہ دوئم میں۔ اور لالہ دولت رام بی۔ اے۔ پرائیویٹ کنیڈیڈیٹ کیمبرتھل درجہ سوم میں کامیاب ہوئے ہیں۔

**سٹرائیک میڈیکل کالج لاہور۔** پچھلے دنوں جو میڈیکل کالج لاہور کے طلباء نے اپنے آفیسروں کی بدسلوکی سے تنگ آکر سٹرائیک کیا تھا۔ اس کے متعلق ایک خاص کمیٹی مقرر ہوئی تھی تاکہ طلباء کی شکایات کو سنے اور ان کو رفع کرنیکے لئے مناسب انتظام کرے۔ مگر افسوس ابھی تک معاملہ پورے طور پر طے نہیں ہوا اور وعدہ خلافی سے کام لیا گیا۔

**میڈیکل امتحان کے قواعد کی ترمیم** پنجاب یونیورسٹی نے صیغہ ڈاکٹری کے قواعد کی ترمیم اس طرح پر کی ہے کہ جو لڑکا دیگر مضامین میں ۵۰ فیصدی نمبر حاصل کرے۔ اور ایک مضمون میں ۲۵ فیصدی سے فیل ہو جاوے۔ اس کو تین ماہ کے بعد پھر موقعہ دیا جائیگا کہ اس مضمون کا امتحان دے۔ پاس ہونے پر وہ کامیاب خیال کیا جائے گا۔ یہ ایک قابل قدر رعایت ہے۔

**آزادی۔ حقوق طلب عورتیں** (لنڈن ۲۰ مئی) حقوق طلب عورتوں کا ڈیپوٹیشن جو شاہنشاہ اور ملکہ معظمہ کے باریاب ہونا چاہتا تھا۔ الڈرشاٹ سے واپس ہوا۔ ہزاروں سپاہیوں اور کانسٹیبلوں سے دو چار ہوا جلوس تتر بتر ہو گیا۔ مسز سنکپ ہرسٹ گرفتار ہوئی۔ عورتوں نے ہائیڈ پارک کے ایک کونہ کا دروازہ توڑ ڈالا۔ سنتالیس مرد و عورتیں اب تک گرفتار ہیں۔

**عبرت** بمبئی میں ایک خورد سال لڑکا دیا سلائی سے کھیل رہا تھا کہ دیا سلائی سلگ اٹھی اور لڑکے کے دامن میں آگ لگ گئی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں لڑکا جلکر مر گیا۔

**عبرت** سیورٹس میں چار سال کی ایک لڑکی قتل کیگئی۔ زیور پہنکر مکان کے پاس کھیلا کرتی تھی کوئی بدمعاش اس کو اٹھا کر لے گیا۔ اور گلا دبا کر مار ڈالا۔

**عبرت** دیناجپور بنگال کے وکیل بابو بنتا چرن سین کی چودہ سالہ دختر مسماۃ جاروبالا نے افیون کھا کر خودکشی کر لی اسکے باپ نے ایک دولتمند کے ہاں اسکی شادی کرنی چاہی تھی مگر اپنے داماد کو اتنی بھاری رقم ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے اپنے باپ کو متفکر دیکھکر خودکشی کر لی۔

**ایک انگریزی روزانہ اخبار:۔** خان صاحب شیخ عبد العزیز صاحب بی۔ اے کی طرف سے ایک سرکلر چٹھی پہونچی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لاہور سے ایک روزانہ انگریزی اخبار کے شایع کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اس کے سرپرستوں کے نام یہ ہیں:۔ نواب ذوالفقار علیخان صاحب۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ آنریبل خان بہادر محمد شفیع صاحب۔ میاں فضل حسین صاحب۔ چوہدری شہاب الدین صاحب۔

---

مسٹر غلام محی الدین صاحب۔ مرزا جلال الدین صاحب۔ مولوی احمد دین صاحب۔ مرزا اعجاز حسن صاحب۔ حاجی شمس الدین صاحب۔ حبیب اللہ شاہ صاحب۔ شیخ عبد العزیز صاحب ہماری دلی خواہش ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو یہ انگریزی ڈیلی شایع ہونا شروع ہو جائے۔ آجکل کے لیڈر پولیٹیکل معاملات پر تو بہت غور کرتے ہیں۔ مگر افسوس ان کے پاس ابھی تک کوئی بھی قومی آرگن نہیں۔ جو براہ راست حکام تک پہونچ سکے یہی وجہ ہے کہ انگریزی اخبار کی غیر حاضری میں ہمارے مسلمان دوستوں کی آئے دن کی شکایات حکام بالا تک نہیں پہونچ سکتیں۔ اسکے مقابلہ پر تمام ہندو بھائیوں کے پاس ایک چھوڑ کئی اخبار ہیں۔ جہاں ہماری یہ دلی آرزو ہے کہ اخبار جلد اور ضرور شایع ہو۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی عرض کر دیتے ہیں کہ اسکی ایڈیٹری کسی ایسے معاملہ فہم۔ تجربہ کار انسان کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے۔ جو بیجا خوشامدی نہ ہو بلکہ کچھ اخلاقی جرأت بھی رکھتا ہو۔

**خالصہ کالج امرتسر میں انگریز:۔** خالصہ کالج امرتسر کے پرنسپل مسٹر ڈی کلف مقرر ہوئے ہیں۔ انگریزی اور تواریخ کے پروفیسر ولایت سے موسم گرما کی تعطیلات کے بعد آئینگے۔

---



## ضرورت ہے مندرجہ ذیل ملازموں کی

| نمبر شمار | نام کام | تعداد ملازم | تنخواہ ابتدائی | حد ترقی | کیفیت — درخواست بذریعہ ایڈیٹر الحکم ہو۔ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | خدمتگار | ۲ | ٹکیس عہ | عہ۱۲ | خواندہ۔ محنتی۔ ہوشیار۔ اور احمدی ہو۔ |
| ۲ | سائیس | ۲ | ″ عہ | عہ۱۲ | پوربیا اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ |
| ۳ | باورچی | ۱ | عہ | مہ۱۳ | ہوشیار ہو۔ نو عمر ہو تو سکھایا بھی جا سکتا ہے۔ ہر قسم کا کھانا پکا سکتا ہو۔ ہندوستانی اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی |
| ۴ | دھوبی | ۱ | للعہ باسعہ | للعہ | کف کالر سرد گرم۔ دیسی انگریزی مردانہ زنانہ کپڑے خوب دھو سکتا ہو پوربیا کو ترجیح دیجائیگی |
| ۵ | درزی | ۱ | عہ یا عہ | عہ عہ | حسب لیاقت و کام احمدی کو ترجیح دیجائیگی |
| ۶ | کوچبان | ۱ | عہ - | عہ | اچھا ہوشیار ہو۔ احمدی کو ترجیح دی جائے گی۔ |
| ۷ | بیلدار | ۴ | ٹکیس عہ | عہ | برائے باغ |
| ۸ | خادمہ | ۱ | روٹی کپڑا علاوہ تنخواہ | × | احمدی کو ترجیح دیجائیگی خادمہ محنتی اور ہوشیار ہو۔ بچوں کا رکھ رکھاؤ خوب جانتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ |
| × | | × | × | × | |
| ۹ | خادمہ لڑکی | ۱ | روٹی کپڑا دیا جائیگا | × | اگر خادمہ کی لڑکی ہو تو اور بہتر عمر ۹ سے ۱۱ سال تک۔ |
| ۱۰ | شعلچی | ۱ | ملغے | ملغے | احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ |
| ۱۱ | خاکروب مع خاکروبہ | ۱ | عہ | عہ | عورت مرد دونوں کو کام کرنا ہوگا۔ |
| ۱۲ | سقہ | ۲ | ٹکیس عہ | عہ عہ | |
| ۱۳ | ماما | ۱ | × | × | کھانا عمدہ پکا سکتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ |
| ۱۴ | مغلانی | ۱ | × | × | تنخواہ حسب لیاقت۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو۔ سینا پرونا خوب جانتی ہو خواندہ ہو تو بہتر ہے |
| ۱۵ | باغبان | ۱ | صعہ | عہ | کام دیسی۔ انگریزی درختوں کا پھولوں ترکاریوں کا خوب جانتا ہو |

نوٹ:۔ تمام ملازمین خوش چلن ہونے چاہئیں پوربیا اور بالخصوص حضرت شاہ ... ہوں۔

درخواست بذریعہ ایڈیٹر الحکم ہو۔

---

## مفت

مندرجہ ذیل کتب میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر

### مفت

منگواکر واقفیت حاصل کریں آپ ان کو دیکھکر خوش ہوں گے!

**رسالہ امرت** جس کے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج اور مشہور و معروف اور عجیب دوائی۔

**امرت دھارا رجسٹرڈ** جو سرکاری رجسٹری ہو چکی ہے۔ مفصل بیان ہے۔ آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کہ کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فائدے کرسکتی ہے۔ دھوکہ سے بچو۔ امرت دھارا کا نسخہ سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا۔

**رسالہ امراض مخصوصہ مردان** مردوں کے خفیہ امراض و اسباب و علامات اور آجکل کی جہالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گمشدہ طاقت سے مایوس مریض اس کو پڑھ کر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اس کو اول دیکھتے۔ یہ جائیں ... کا رسالہ بھی مفت ہے۔



**فہرست ادویات دیش اپکارک و امرت ہارا اوشدھالیہ** یہ فہرست ادویات کے نام اور ان کے صرف ضروری مختصر اوصاف بتلاتی ہے۔ اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شری مان کویراج پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا ایڈیٹر اردو ہندی دیش اپکارک کی فہرست بھی موجود ہے۔ یہ رسالہ بھی مفت ہے۔

**طبی اخبار دیش اپکارک** اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے۔ ہندوستان بھر میں کوئی طبی اخبار سوائے اس کے نہیں ...۔ جس کو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اس کے خریدار بن جاتے ہیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ ۲ روپئے ششماہی ۱۲؍ سہ ماہی ۱۲؍ ہندی کی سالانہ قیمت ۱؍

**نوٹ** ایجنٹ بننے میں بڑا فائدہ ہے ہمارے لائق ایجنٹ بہت کماتے ہیں۔ قواعد آسان ہیں۔

**خط و کتابت اور تار کا پتہ اتنا کافی ہے** (امرت دھارا لاہور)

---

## عرق پودینہ

یہ عرق پودینہ کی ہری پتیوں سے بنا ہے اور اس لئے اس کا رنگ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے۔ بدہضمی پیٹ پھولنا۔ ڈکار آنا۔ متلی آنا اور ریاح وغیرہ کو دور کرتا ہے بچوں کیلئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں

قیمت فی شیشی ۱۰؍ محصولڈاک ایک دو تک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

---

**Doan's Backache Kidney Pills**

---

## سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھارہی کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی دھوکا ہے۔ **معجون طلسمی** قوائے تناسل کی وجہ سے عام طور پر شکایت سنی جاتی ہے۔ میں نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے۔ جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے۔ اول نمونہ مفت منگائیے۔ پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمایئے قیمت فی بکس عہ

**طلائے طلسمی** پیرانہ سالی کی وجہ سے اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے ہمارے اس طلاء سے فائدہ اٹھائیں انشاء اللہ وہ ضرور ہی اس کو مفید پائیں گے۔

**سرمہ سلیمانی** آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۱۰؍

**سنون دندان** دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا۔ قیمت فی بکس ۴؍

(حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی)

---

## بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے بچہ اگر تندرست نہ ہو۔ اور مجہول تھک گئی ہو۔ تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہئے اس کے دودھ میں چند قطرے ملاکر دینے سے بچے میں بڑا فرق ہوجاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہوجاتا ہے ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیچرنگ کمسٹس لنڈن

# ہائے افسوس انہوں نے مجھے نہ پہچانا

## (حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ذوالقرنین)۔

افسوس کہ چودھویں صدی میں سے بھی بائیس برس گذر گئے۔ اور ہمارے دعویٰ کا زمانہ اس قدر لمبا ہو گیا کہ جو لوگ میرے ابتدائی زمانہ میں ابھی پیٹ میں تھے ان کی اولاد بھی جوان ہو گئی۔ مگر آپ لوگوں کو ابھی سمجھ نہ آیا کہ میں صادق ہوں۔ بار بار یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم تم کو اس وجہ سے نہیں مانتے کہ ہماری حدیثوں میں لکھا ہے کہ تیس دجال آئینگے

اے بدقسمت قوم کیا تمہارے حصے میں دجال ہی رہ گئے۔ تم ہر طرف سے اس طرح تباہ کئے گئے۔ جسطرح ایک کھیتی کو رات کے وقت کسی اجنبی کے مویشی تباہ کر دیتے ہیں تمہاری اندرونی حالتیں بھی بہت خراب ہو گئی ہیں۔ اور بیرونی حملے بھی انتہا کو پہنچ گئے۔ صدی کے سر پر جو مجدد آیا کرتے تھے وہ بات شاید نعوذ باللہ خدا کو بھول گئی۔ کہ اب کی دفعہ اگر صدی کے سر پر بھی آیا تو فقط تمہارے ایک دجال آیا۔ تم خاک میں ملگئے۔ مگر خدا نے تمہاری خبر نہ لی۔ تم بدحالت میں ڈوب گئے مگر خدا نے تمہاری دستگیری نہ کی۔ تم میں سے روحانیت جاتی رہی۔ صدق وصفا کی بو نہ رہی۔ سچ کہو اب تم میں روحانیت کہاں ہے۔ خدا کے تعلقات کے نشان کہاں ہیں۔ دین تمہارے نزدیک کیا ہے۔ صرف زبان کی چالاکی اور شرارت آمیز جھگڑے اور تعصب کے جوش۔ اور اندھوں کیطرح چلے۔ خدا کیطرف سے ایک ستارہ نکلا۔ مگر تم نے اس کو شناخت نہ کیا اور تم نے تاریکی کو اختیار کیا۔ اس لئے خدا نے تمہیں تاریکی میں ہی چھوڑ دیا۔

اب اس صورت میں تم میں اور غیر قوموں میں فرق کیا ہے کیا ایک اندھا اندھوں میں بیٹھکر کہہ سکتا ہے کہ تمہاری حالت سے میری حالت بہتر ہے۔

اے نادان قوم! میں تمہیں کس سے مشابہت دوں۔ تم ان بدقسمتوں سے مشابہ ہو۔ جنکے گھر کے قریب ایک فیاض نے باغ لگایا اور اس میں ہر ایک قسم کا پھلدار درخت نصب کیا اور اس کے اندر ایک شیریں نہر چھوڑ دی۔ جسکا پانی نہایت میٹھا تھا اور اس باغ میں بڑے بڑے سایہ دار درخت لگائے۔ جو ہزاروں انسانوں کو دھوپ سے بچا سکتے تھے۔ تب اس قوم کو اس فیاض نے دعوت کی جو دھوپ میں جل رہی تھی۔ اور کوئی سایہ نہ تھا۔ اور نہ کوئی پھل تھا۔ اور نہ پانی تھا۔ تا وہ سایہ میں بیٹھیں اور پھل کھاویں۔ اور پانی پئیں۔ لیکن اس بدبخت قوم نے اس دعوت کو رد کر دیا۔ اور اس دھوپ میں شدت گرمی اور پیاس اور بھوک سے مر گئے۔ اس لئے خدا فرماتا ہے کہ انکی جگہ میں دوسری قوم لاؤنگا جو ان درختوں کے سایہ میں بیٹھے گی۔ اور ان پھلوں کو کھائیگی۔ اور اس خوشگوار پانی کو پئیگی خدا نے یہ مثال کے طور پر قرآن شریف میں خوب فرمایا۔ ذوالقرنین نے ایک قوم کو دھوپ میں جلتے ہوئے پایا۔ اور ان میں اور آفتاب میں کوئی اوٹ نہ تھی۔ اور اس قوم نے ذوالقرنین سے کوئی مدد نہ چاہی۔ اس لئے وہ اسی بلا میں مبتلا رہے لیکن ذوالقرنین کو ایک دوسری قوم ملی جنہوں نے ذوالقرنین سے دشمن کے بچنے کیلئے مدد چاہی سو ایک دیوار ان کے کیلئے بنائی گئی اس لئے وہ دشمن کی دست برد سے بچ گئے۔

سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئیندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں۔ جسنے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا اور دھوپ میں جلنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں سے مجھے قبول نہیں کیا۔ اور کیچڑ کے چشمے اور تاریکی میں بیٹھنے والے عیسائی ہیں جنہوں نے آفتاب کو نظر اوٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ اور وہ قوم جسکے لئے دیوار بنائی گئی۔ وہ میری جماعت ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہی ہیں جنکا دین دشمنوں کے دست برد سے بچیگا ہر ایک بنیاد جو سست ہے۔ اس کو شرک اور دہریت کھا جائے گی۔ مگر اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی۔ اور شیطان انپر غالب نہیں آئے گا۔ اور شیطانی گروہ انپر غلبہ نہیں کریگا ان کی حجت تلوار سے زیادہ تیز اور نیزہ سے زیادہ اندر گھسنے والی ہوگی۔ اور وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے۔

ہائے افسوس ان نادانوں پر جنہوں نے مجھے شناخت نہ کیا۔ وہ کیسی تیرہ و تاریک آنکھیں تھیں جو سچائی کے نور کو دیکھ نہ سکیں۔ میں ان کو نظر نہیں آسکتا کیونکہ تعصب نے انکی آنکھوں کو تاریک کر دیا۔ دلوں پر زنگ ہے۔ اور آنکھوں پر پردے۔ اگر وہ سچی تلاش میں لگ جائیں۔ اور اپنے دلوں کو کینہ سے پاک کر دیں۔ دن کو روزے رکھیں اور راتوں کو اٹھکر نمازیں پڑھیں اور روئیں اور نعرے ماریں تو امید ہے کہ خدائے کریم ان پر ظاہر کر دے کہ میں کون ہوں۔ چاہیئے کہ خدا کے استغنائے ذاتی سے ڈریں۔

جب یہودیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا۔ اور تعصب اور کینہ سے باز نہ آئے۔ تو خدا نے ان کے دلوں پر مہریں لگا دیں۔ اور باوجود اس کے کہ صدہا ان میں فقیہ اور فریسی تھے۔ توریت کے عالم اور فاضل تھے۔ تاہم وہ حقیقت کو سمجھ نہ سکے۔ اور یہ خدا نے کسی خواب یا الہام کے ذریعہ سے ان پر حق کو ظاہر کیا۔ پس چونکہ اس امت کا بھی انہیں کے قدم پر قدم ہے۔ اسلئے ان کی ہرگز آنکھ نہیں کھلتی۔ اور نہ وہ مجھے شناخت کر سکتے ہیں۔ جب تک کہ سچی تقویٰ ان کے نصیب نہ ہو۔ منہ کی فضولیوں پر خدا راضی نہیں ہوتا اس کی دلوں پر نظر ہے ہر ایک جو اپنی کسی خباثت کو چھپاتا ہے وہ اسکی عمیق نظر سے چھپا نہیں سکتا۔ متقی وہی ہے جو خدا کی شہادتوں سے متقی ثابت ہو۔ کیونکہ متقی خدا کی کنار عاطفت میں ایسا ہوتا ہے۔ جیسے کہ ایک پیارا بچہ اپنی ماں کی گود میں۔ دنیا اس کو ہلاک کرنے کیلئے اسپر ٹوٹ پڑتی ہے اور در و دیوار اس پر نیش زنی کرتے ہیں۔ لیکن خدا اس کو بچا لیتا ہے اور جیسا کہ سورج جب نکلتا ہے گو کھلی کھلی کرنیں اسکی زمین پر گراتی ہیں۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں کھلے طور پر متقی کے شامل حال ہوتی ہیں۔ وہ اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور ان کی آنکھوں کے سامنے متقی کو عزت دیتا ہے۔ جس کی ذلت وہ چاہتے تھے۔ وہ نہ ضائع ہوتا اور نہ برباد ہوتا ہے۔ جب تک کہ اپنا کام کو پورا نہ کرلے اور اسکی مخالفت ایک تیز تلوار کی دھار پر ہاتھ مارنا ہے۔

## مسیح موعود کا غیروں سے خطاب: اے نادانو!

اور اندھو۔ مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہؤا ہے جو میں ضائع ہو جاؤنگا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونیوالی روح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جسکے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا۔ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دیگا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں کوئی چیز اس سے پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دیگئی ہے ؎

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

## اپنوں سے خطاب

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا۔ تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کونسے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ درپیش ہیں۔ جنکو میں نے طے کرنا ہے۔

پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے رعب داب سے نہ آسمانی ابتلاؤں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب ہلاک کئے جائینگے۔ اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہو گا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں کیا ہم خدا تعالیٰ کے راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں۔ انکو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہوگی۔ جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے ؎

اکنوں ہزار عذر بیاری گناہ را
مرشوئے کردہ را بنود زیب دختری

# ہمارا پیارا احمد صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ جناب مولانا مولوی صوفی غلام محمد صاحب بی-اے)

آہ! ایک زمانہ تھا کہ وہ پیارا ہم میں تھا۔ عزیز علیہ ما عنتم اسی پر ختم تھا۔ ہماری بھلائی کا وہ حریص اور خواہشمند مومنوں پر شفیق و مہربان۔ ہم نے اس سے بڑھکر زمانہ میں کسی کو نہ پایا۔ اس کو اپنی جماعت سے اتنی محبت اور الفت کہ بہت دفعہ فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ تمام احمدی یہاں قادیان میں میرے پاس آجاویں۔ ہمارے یہاں رہنے کے دن بہت تھوڑے ہیں۔ اس کو اتنی آرزو اور تڑپ تھی کہ اسکی جماعت قرآن شریف اور شریعت غراء اسلامیہ پر کاربند ہو۔ اور دنوں تک اسی فکر و ذکر میں رہے کہ الواح بنائی جاویں اور ان پر نصایح دپند ضروریہ لکھے جاویں۔ اور وہ جا بجا معلق کئے جاویں۔ تاکہ اوامر الٰہی اور نواہی الٰہیہ ہر وقت مومنین کے پیش نظر رہیں وہ بڑا غیور مرد خدا تھا۔ وہ اپنی جماعت کو دوسرے لوگوں سے ہمیشہ ممتاز رکھتا تھا بلکہ اس نے کئی دفعہ آرزو ظاہر فرمائی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میری جماعت کی ایک صدری ہو۔ جس سے وہ دوسرے نام کے مسلمانوں سے پہچانے جاویں۔ آہ! وہ پیارا آج ہم میں موجود نہیں۔ اگر وہ ہم میں ہوتا تو ہماری حالت یہاں تک کہاں پہونچتی۔ ہماری جماعت کبھی بھی اس طرح دو ٹکڑے نہ ہونے پاتی۔ اگر کوئی کہے کہ تمہیں کیا معلوم کہ وہ کس گروہ کے ساتھ ہوتے۔ تو مہربان سن تو میری بات غور سے سن۔ کیا منکرین خلافت عبد الحکیم سے بڑھکر کوئی بات لائے ہیں۔ انہوں نے اسبات کو دوبارہ جگایا ہے وہ بات جسکو عبد الحکیم صلح کے شہزادے کے زمانے میں پیش کر چکا تھا۔ اسی رنگ میں آج اس کے بھائیوں نے اسکی دوبارہ تجدید فرمائی ہے۔ وہ پیارا ایسا غیور تھا کہ اس نے فنانشل کمشنر کے سامنے مسلم لیگ کے متعلق صاف کہدیا کہ جو گورنمنٹ سے حقوق بجبر و قہر طلب کرنیکی سعی کام میں لاتا ہے وہ ہمارے نزدیک بغاوت کی رگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ گویا گورنمنٹ خود انصاف اور عدل کے قوانین پر قدم زن نہیں۔ ہمارا فرض حکام وقت کی اطاعت ہے اس کا کام ہے کہ حسب لیاقت و استعداد اپنی رعایا سے معاملہ کرے۔ سو گورنمنٹ اپنا کر رہی ہے۔ ہمیں اپنے کام کی فکر چاہیئے۔ اس کے بعد آج ایک انسان اٹھتا ہے۔ جسکو حضور کی صحبت کا موقعہ قریباً ملا ہی نہ تھا۔ اس کی بعض لن ترانیوں پر اس کو شہنشاہ یقین کیا جاتا ہے۔ اور وہ انسان جسکے اصول سے یہ مستفید ہوئے ہیں اس کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ جسکی شان میں یحمدک اللہ من عرشہ نازل ہوتا ہے۔ اس کو محض ردی کیطرح پھینکا جاتا ہے۔ اس کے وجود اور عدم وجود کو مساوات نہیں رکھا جاتا ہے اسکو خود خدا نے اپنے ہاتھوں سے پاک کیا۔ اور اسے مسجود ملائکہ قرار دیا اس پر ایمان لانا تو چنداں ضروری نہیں مگر وہ انسان جسنے اپنی عمر کا بہت سا حصہ چالبازی میں گذارا وہ شہنشاہ یقین کیا گیا۔ حقایق الاشیاء میں آج یہ تغیر و تبدل ظہور پذیر ہو چکا ہے۔ اور ابھی تک معتقدان بیعت ہی کہہ چلے جاتے ہیں۔ کہ سورج نے مغرب سے طلوع نہیں فرمایا۔ حالانکہ یہ بات صاف ہے کہ حق کو باطل اور باطل کو حق کہا جائیگا۔ یعنی مشرق کو مغرب اور مغرب سے سورج طلوع کرایا جائیگا۔ ہائے کوئی ان عقل کے پوروں سے تو پوچھے کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ تیرا مرتبہ وہاں تک ہے کہ مخلوق کے عقول و افہام کی وہاں تک رسائی نہیں۔

انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی۔ انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق۔ آج یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ حضور پر نور کا ماننا جزو ایمان نہیں اسلئے تو حق تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ تیرا ماننا بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید کو ماننا۔ کیونکہ میری توحید اور تفرید تیری بعثت سے ثابت ہوئی ہے انت منی و انا منک۔ میں نے تجکو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اور برق کے انتشار کیطرح تجھے شہرہ آفاق بنا دیا اور تو نے اور تو نے دنیا میں میری وحدانیت اور یکتائی کو اظہر من الشمس کیا۔ ہائے ہمیں اس کا یہ قول سمجھ نہیں آتا تھا۔

امروز قوم من نشناسد مقام من ✦ روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

آج ہمیں اسکی تشریح اور تفسیر معلوم ہو گئی۔ کہ وہ معمولی مجدد تھے اس سے بڑھکر انکا کوئی مرتبہ نہ تھا۔ اور یہ سب کچھ جسکو ہم کلام خدا اور الہامات سمجھا کرتے تھے آج مجذوبانہ قرار دیئے گئے ہیں اور یہ محض الفاظ ہیں جسکے کوئی معانی نہیں۔ ایسی شاعرانہ لن ترانیوں سے خدائے قدوس پاک ہے۔ اے خدا ہم کو اس فتنہ کی آگ سے بچا۔ تجھ کو سب قدرت ہے۔ اے رب الورا اور تمام سعید روحوں کو حضرت فضل عمر کیطرف کھینچ لا۔ ہم سے یہ بیغیرتی نہیں ہو سکتی کہ ہم ان میں جا ملیں جنہوں نے تیرے مسیح کو نہ مانا ✦

---

## الحکم کا انتظام جدید

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی نے سلسلہ احمدیہ کے سب سے پہلے اخبار کو بموجب ارشاد حضرت خلیفہ اول قایم رکھنے کیلئے اسکا تمام انتظام ایک بورڈ کے سپرد کر دیا ہے۔ جس کے ممبر جناب نواب محمد علیخان صاحب آف مالیر کوٹلہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ہیں جو وقتاً فوقتاً حضرت سے مشورے لیتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب الحکم بھی اسکے ممبر ہیں۔ اور الحکم کے متعلق جتنا روپیہ آتا ہے اسی خلیفہ صاحب موصوف ہی وصول کرتے ہیں امید ہے خریداران الحکم بھی ہر طرح سے مدد کریں گے

(مینیجر)

---

# ابھی سے تیاری کرو

## (برخیز و بشتاب)

(مرسلہ جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم حال مقیم بمبئی)

خدا کا شکر ہے کہ قوم ابتلاء میں مظفر و منصور نکل گئی۔ اور حضرت اولو العزم و صاحب الفضل کی دعائیں بنی اسرائیل کو نیل بغاوت سے پار لے گئیں۔ اس میں شک نہیں کہ جس شوکت کیساتھ اس غریب جماعت پر حملہ کیا گیا تھا وہ مادہ پرست لوگوں کی نظر میں قومی موت کی دھمکی دیتا تھا۔ مگر اس الٰہی سلسلہ کیلئے تو یہ لازمی پڑا ہوا ہے کہ

زندہ گشتہ بعد مرگ صد ہزار

ہر خوف اور ہر موت کی دھمکی اس کیلئے ایک نئی زندگی اور نئی حرکت کا موجب ہوجاتی رہی ہے۔ دوستو! اس میں شک نہیں کہ گو ابھی تک باطل ادھر ادھر سے سر نکالتا ہے۔ لیکن مظفر و منصور قوم کیلئے اب آگے بڑھنا چاہیئے اور اپنی توجہ اور ہمت ان عظیم الشان کاموں کی طرف لگا دینا ضروری ہے۔ جو خدا کا برگزیدہ مامور و موعود چاہتا تھا۔ اس وقت ظالم طبع منکرین خلافت نے چاہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے نام کو نعوذ باللہ مٹا دیا جائے اسکی شان و عظمت کو خاک میں ملا دیا جائے ایسی کوششوں اور حرکتوں کا نتیجہ جو کچھ ہوگا آشکارا ہو جاویگا اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کیلئے خود غیرت رکھتا ہے۔ تمہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود اس خدا داد عزت و جلال کے تخت سے اتار کر نیچے پھینک دینے کی کوششیں شروع ہو گئیں۔ وہ جس کو خدا تعالےٰ نے نبی اور رسول کہا اور وہ جسکو کہا گیا۔ انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق۔ اور وہ جس کو مسیح سے افضل قرار دیا گیا۔ آج انکی نظر میں ایک معمولی مصلح ہے۔ میں تو کھلے کھلے الفاظ میں اس کو حضرت مسیح موعود کی ہتک اور توہین سمجھتا ہوں۔ اور احمدیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کا گویا منصوبہ کیا گیا ہے۔ اسوقت ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نام کو بلند کرنیکے لئے اپنی کوششوں اور ہمتوں کو قاصر نہ کریں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ بندے سے وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے اٹھاؤنگا۔ اور تیرا نام آفاق میں بلند کرونگا۔ مگر آفاق میں بلند کرنے کی بجائے کوشش کی جاتی ہے کہ اس کا نام آفاق میں لیا بھی نہ جائے۔ کیا خواجہ صاحب جنہوں نے احمدی جماعت سے حضرت مسیح موعود کے غلاموں سے اکائیوں دہائیوں سے لیکر سینکڑوں کی ہزاروں کی رقمیں لی ہیں

× × × × × × × ×

× × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × حضرت مسیح موعود کا نام لینا بھی گویا ان مسلموں کو مرتد بنانا سمجھتے ہیں۔ ایسی

حالت میں تم سمجھ لو کہ کیا یہ **آفاق** میں نام بڑھانے کی تجویز ہے یا اس نام کی **عظمت** کو کم کرنا مقصود ہے۔ بس اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی پوری **قوت اور طاقت کے** ساتھ اس الحق کو جو خدا نے بھیجا ہے۔ دنیا کے سامنے ظاہر کریں اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں اُسے پہونچا دیں۔ اس **مقصد عظمے کیلئے ترقی اسلام کی تحریک خدا تعالیٰ کے** فضل و کرم کیساتھ آیۃ من آیات اللہ حضرت اولوالعزم **صاحب الفضل کر چکے ہیں**۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ پوری **سرگرمی اخلاص اور جوش** کے ساتھ خدا کی برگزیدہ قوم اس میں حصہ لے رہی ہے مگر میرے دوستو! ایک اور ضروری امر جو اسی کا موید ہے۔ اسکی طرف میں ابھی سے تمہیں متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور

## وہ سالانہ جلسہ ہے

**منکرین خلافت اپنی تحریروں اور تقریروں** میں یہ مغالطہ دے رہے ہیں کہ **نعوذ باللہ** وہ قوم کو دو ٹکڑے کر دینے میں ہی نہیں بلکہ **دامن خلافت سے** دور کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں **لنڈنی تحریریں** دنیا کو بتانا چاہتی ہیں کہ ہزاروں در ہزاروں احمدیوں کی جماعت ان کے سلسلہ کی بنیاد کو کھوکھلا کر دینے والے عقاید میں اس کے ساتھ ہیں۔ اور لاہوری **مسیح هزار کے حامی اور پیغام کے حامل** کہہ رہے ہیں کہ بڑا حصہ ان کے ساتھ ہے۔ ہماری جماعت کی قوت اور اس کے ایک ہی سلسلہ میں متحد ہو جانے کا بہترین **موقعہ اور نظارہ ہمارا سالانہ جلسہ ہوا کرتا ہے**

**حضرت مسیح موعود علیہ السلام** کے وصال کے بعد ہی ناکام دشمنوں نے شور مچانا شروع کیا تھا۔ کہ جماعت متفرق ہوگئی اور اب کوئی تعلق قادیان سے نہیں ہا۔ آمد و رفت کم ہوگئی۔ وغیرہ وغیرہ۔ **الحکم** نے قوم کو اس وقت **قومی اجتماع** کیطرف کئی مہینے پیشتر متوجہ کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ **اس وقت ہمارا فرض ہے** کہ ہم سب سے زیادہ تعداد میں جمع ہوں تاکہ دشمن کو معلوم ہو جاوے

زمین قادیان اب محترم ہے × ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اس وقت مخالفین نہیں اپنوں نے بھی یہ کوشش کی ہے کہ قادیان کی محترم زمین کو ہاں جسکو خدا کے برگزیدہ نبی نے اپنے کلام میں ارض حرم کہا ہے۔ غیر آباد کریں اور خدا کے مسیح نے جسکو سلسلہ کا مرکز قرار دیا تھا۔ اُسے توڑ کر دوسرا مرکز قایم کریں۔

افسوس ہے باوجود بڑی ڈگریاں رکھنے کے وہ اتنا نہیں جانتے کہ

## دائرہ کا ایک ہی مرکزی نقطہ ہو سکتا ہے

اور جسقدر مرکز قرار دو گے وہ اصل مرکز نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ مساوات کے خطوط کو توڑ کر اختلاف کا درجہ قایم کریں۔ یہ نقطہ مولوی محمد علی صاحب جو چاہے پوچھ لے۔

پس ایسی حالت میں جبکہ تم میں سے چند آدمی یہ کوشش کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس مرکز کو توڑ دیں

ایسی حالت میں ضرورت ہے کہ ہمارا یہ قومی اجتماع اس سال **نہایت جوش اور سرگرمی** سے ہو اور ہر شخص کوشش کرے کہ وہ اس موقعہ پر قادیان پہونچے۔ اور اس وقت سے ہی اس کیلئے تیاری کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے سالانہ جلسہ کے اجتماع کیلئے جو اعلان سب سے پہلی مرتبہ شایع کیا تھا اس میں احباب کو گویا سال بھر ہی تیاری کرتے رہنے کیطرف توجہ دلائی تھی اور اس میں حکمت اور سر یہ تھا کہ اس طرح ہر جماعت **کو گویا سال بھر ہی** قادیان میں برابر رہنے **کا ثواب اور درجہ** حاصل ہو۔ جیسے ایک نماز سے دوسری نماز تک تیاری کرنے میں گویا نماز میں ہی رہنے کا ثواب اور مقام حاصل ہے پس اے میرے دوستو! اسی وقت سے ضرورت ہے کہ آپ قادیان کے سالانہ جلسہ کیلئے طیار ہو جاؤ اور اپنے دوستوں میں تحریک کرو کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیں۔

تاکہ **منکرین کو معلوم ہو جائے کہ زندہ امام سے وابستہ جماعت** زندگی کی روح رکھتی ہے اس مرتبہ کم از کم قادیان میں اتنا بڑا مجمع ہونا چاہیئے کہ آجتک گزشتہ سالوں میں کبھی نہ ہوا ہو تاکہ تمہاری قومیت کی احساس کی ایک **زندہ لہر** حرکت کرتی ہوئی مشاہدہ ہو۔ پس ہر جگہ کی جماعتیں ابھی سے اس فکر میں لگ جاویں۔ اور احباب میں نہ صرف تحریک کریں بلکہ ان کو آمادہ کر کے ایسی فہرستیں مرتب کرلیں جو آنیوالے احباب کی ہوں اور اپنی اپنی جماعتوں میں **ایک فنڈ** اس مقصد کیلئے قائم کریں جہاں احباب **اخراجات** سفر جمع ہوتے رہیں یہ حضرت صاحب کے ارشاد پر ہی عمل ہو جاویگا اور اس میں سہولت بھی رہیگی چھ ماہ کے اندر ایک رقم اخراجات سفر کیلئے جمع ہو جاویگی مجھے امید کرنی چاہیئے کہ احباب اس تحریک کو عام کرتے رہیں گے اور برابر یاد دہانیوں سے اس جوش کو تازہ رکھیں گے میں معزز معاصرین **الفضل - الحق** اور **نور** سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ برابر اس تحریک کو شایع کرتے رہیں۔

جلسہ کے شاندار اور کامیاب بنانیکا ایک دوسرا پہلو بھی ہے اگرچہ وہ **مادی نظر** کے ماتحت ہو۔ تاہم ضرورت ہے کہ ہماری جماعت جنے مالی ایثار اور قربانی میں اس زمانہ مادیت میں ایسی نظیر قایم کر دی ہے کہ دوسری قومیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں ) اس پہلو کو بھی نظر انداز نہ کرے میرا خیال ہے کہ اس جلسہ پر جیسے سب سے زیادہ **اجتماع** کیضرورت ہے اسکے ساتھ ہی سب سے زیادہ **چندہ جمع** کرنے کا بھی اہتمام ہونا چاہیئے اور خدا کی راہ میں اپنے مال کو قربان کر دینے والی قوم کے سامنے یہ سوال

## بالکل ایسے ہونا چاہیئے !!!

میں نہیں جانتا کہ اس تحریک کا کیا نتیجہ ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ اس سال میں قوم کو بہت سی مالی قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ قادیان کے سفر جلسہ کے بعد متواتر آتے رہے ہیں اور انہیں سفروں میں اس سالانہ جلسہ کے سفر کیلئے ابھی سے طیاری کی تحریک ہے اور بعض غیر معمولی چندے بھی دینے پڑے ہیں۔ لیکن اگر نعوذ باللہ میں یہ کہوں کہ قوم اس اثر سے متاثر ہے تو میں اس کو قوم کے مالی ایثار اور قربانی کی ہتک قرار دونگا ملک باخدا قوم۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالی قوم کے سامنے یہ سوال آہی نہیں سکتا۔ اسلئے ایسی اولوالعزم قوم کے سامنے میں ایک تجویز رکھتا ہوں جس سے نہایت آسانی کے ساتھ سالانہ جلسہ کی تقریب پر ہماری جماعت

**کم از کم پچاس ہزار روپیہ نقد پیش کر سکے !!!**

اور اس سے زیادہ جسقدر وہ چاہے۔ جمع کرے۔ مگر کم از کم اس مقدار کو اپنا نصب العین رکھو۔ اس پچاس ہزار کے جمع کرنے کیلئے ایک سو **والنٹیروں** کی ضرورت ہے جو ابھی سے کام کرنا شروع کر دیں۔ ان ایک سو میں سے ہر ایک یہ عزم کرے کہ وہ سالانہ جلسہ پر خود یا جمع کر کے **پانچسو روپیہ** نقد سلسلہ کی ضروریات کیلئے پیش کر دیگا۔ یہ مطالبہ کوئی بڑا مطالبہ نہیں ایسے بہت سے آدمی اس سلسلہ میں ہیں جنہوں نے پانچ پانچ سو روپیہ کئی مرتبہ دیا ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں۔ سلسلہ کی انجمنوں کی تعداد بھی سو سے زیادہ ہے پس اگر ہر ایک انجمن ہی یہ عزم کرلے تو کوئی بڑی بات نہیں۔ سیالکوٹ کی انجمن نے ایک مرتبہ **پچیس ہزار** دینے کا وعدہ کیا تھا مجھے معلوم نہیں کہ وہ کسقدر اس میں سے دے چکی ہے اور اس وقت جبکہ ضلع سیالکوٹ قریباً کل وابستہ خلافت ہے اور خدا کے فضل سے وہ لوگ جو ہمیشہ سلسلہ کی روح رواں تھے شہر سیالکوٹ میں ہی مبایعین ہیں عزم بالجزم اور ہمت کریں تو سیالکوٹ کی جماعت اگر اس رقم کا نصف نہیں تو کم از کم چوتھا حصہ الیکی دے سکتی ہے میں میر حامد شاہ صاحب اور چوہدری نصر اللہ خان صاحب کیطرف آنکھ اٹھا کر انتظار کرتا ہوں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ایسا ہی لاہور کی انجمن کے روح رواں قریشی صاحب توجہ کریں۔ لاہور اس سالانہ جلسہ پر نقد سیالکوٹ کے برابر دے کیونکہ اس سے پہلے لاہور اس سے کم نہیں رہا اور اس مرتبہ چند آدمیوں کے الگ ہو جانے سے وہ کمی پیدا نہیں ہونی چاہیئے۔ فیروزپور۔ اور شملہ۔ کی جماعتوں کیطرف بھی خصوصیت سے نظر ہے۔ غرض تمام انجمنیں کم از کم عزم کرلیں تو بڑی بات نہیں ضلع جالندھر اور ہوشیارپور کی جماعتیں بھی انشاء اللہ کسی سے پیچھے نہ رہینگی میں قادیان اور ضلع گورداسپور کی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس مقصد کیلئے طیاری کریں۔ خصوصاً بٹالہ۔ دھرم کوٹ بگہ۔ اور اٹھوال۔ شنکار۔ اور قادیان کی جماعتوں کے سکرٹری صاحبان کو۔ بٹالہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں سے ہمارے بعض دوست خدا کے فضل سے اکیلے پانچسو دے سکتے ہیں۔ اور امید کرنی چاہیئے کہ وہ میرے **اس ظن کو یقین** سے بدل دینگے۔ بہرحال **سو والنٹیروں کیضرورت ہے** کہ وہ سالانہ جلسہ پر پانچسو روپیہ جمع کر کے پیش کریں۔ ایسے والنٹیر جماعتیں بھی ہو سکتی ہیں جو احباب یا جماعتیں اس تجویز کو پاس کرلیں وہ **دفتر الحکم** میں اطلاع دیں۔ کہ وہ کس کس قدر چندہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر پیش کرینگی۔

غرض میرے دوستو! اٹھو کہ یہ بیداری کا وقت ہے۔ اٹھتے ہوئے ہو تو کھڑے ہو جاؤ۔ کھڑے ہو تو چل کھڑے ہو۔

## غرض سالانہ جلسہ کو کامیاب بنانیکے

## ابھی سے سعی اور کوشش کرو

ہاں تمہاری ان مساعی میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو

(یعقوب علی از ساحل سمندر)

# ایک ضروری اعلان

## (اسسٹنٹ ایڈیٹر الحکم کی طرف سے)

۲۱ مئی کے الحکم میں میں نے الحکم کی پالیسی کو بدل دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ لیکن چونکہ اس نمبر میں دوسرے ایسے مضامین بھی ستھے جو پہلے مضامین سے تعلق رکھتے تھے اور جنکا درج کیا جانا ضروری تھا۔ اس لیئے ممکن ہے کہ ہمارے بعض دوست اس اعلان کی حقیقت کو اچھی طرح نہ سمجھ سکیں۔ آج پھر اپنے تمام دوستوں کی خدمت میں کھول کر اس معاملہ کو پیش کرتا ہوں۔ تاکہ اس کے متعلق کسی کو شک وشبہ کی گنجایش نہ رہے۔

پیارے دوستو! اللہ تعالےٰ کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ جب کسی انسان کو بلند کرنا چاہتا ہے تو اسے کون گرا سکتا ہے۔ اگر وہ کسی کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے تو دنیوی مخالفین اس کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ وہ علیم وحکیم خدا انسان کی مدد کا محتاج نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کو اسی نے کھڑا کیا۔ ہمارے بعض دوستوں نے اس خیال سے کہ سلسلہ خلافت جماعت احمدیہ کی تباہی کا ایک ابتی خیمہ ہے۔ منصب خلافت کو ہی اڑانا چاہا۔ اس لیئے انہوں نے کوشش بھی کی۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ سلسلہ کے بد خواہ تھے! انہوں نے جماعت احمدیہ کی بہتری اسی میں سمجھی کہ اس منصب کو ہمیشہ کیلیئے اڑا دیا جاوے۔ مگر واقعات نے بتلا دیا کہ ان کا یہ خیال اللہ تعالےٰ کی رضا کے خلاف تھا۔ اگر وہ اپنے خیال میں درحقیقت سچے ہوتے۔ تو ضرور کامیاب ہو جاتے۔ مگر ہمارے دوستوں نے شاید یہ خیال کیا کہ ابھی ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کا وقت نہیں اس لیئے انہوں نے بظاہر اس کارروائی کو حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات پر چھوڑا اور اندر ہی اندر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ حتیٰ کہ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت بھی آ گیا۔ اس وقت جسقدر زور انہوں نے لگایا ہے۔ وہ صرف احمدیوں کو ہی معلوم نہیں بلکہ غیر احمدی اصحاب بھی اس کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اسدفعہ پھر اللہ تعالےٰ نے ایک عالم کو دکھا دیا ہے۔ کہ فریقین میں راستی پر کون ہے۔ اس موقعہ پر خلافت کے متعلق مختلف خیالات کا پیدا ہونا ایک ضروری امر تھا۔ ان مختلف خیالات وسوالات کی موجودگی میں اگر ہماری طرف سے کوئی جواب نہ دیا جاتا تو بھی اس الٰہی فعل کو کوئی بھی روک نہیں سکتا تھا۔ مگر ایسی حالت میں اتنا ضرور ہوتا کہ ہمارے بہت سے دوستوں کو دیر تک اس ابتلا میں رہنا پڑتا۔ اور ممکن تھا کہ وہ تمام دوست جو ابتلا سے نکلکر حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں ہمارے دوسرے دوستوں کیطرح ہمیشہ کیلیئے چھوڑ دیتے۔ مگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ جس نے حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کو ایسا احسن طریق بتایا کہ آپ نے محض فضل اس کے فضل سے بہت سے بھائیوں کو ہلاکت اور ضلالت کے گڑھے میں گرنے سے بچا لیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کوئی ایسا سوال باقی نہیں رہا جسکا کافی وشافی جواب ہماری طرف سے نہیں دیا گیا۔ **نبوت مسیح موعود۔ کفر واسلام اور خلافت احمدیہ** کے مسایل پر وہ خامہ فرسائی ہو چکی ہے کہ اب دل نہیں چاہتا کہ اسپر کچھ اور لکھا جائے۔ لیکن چونکہ ابھی تک جماعت کے تمام لوگ اس مقدس (حضرت خلیفہ ثانی رض) انسان کے ہاتھ پر جمع نہیں ہوئے اسلیئے ان مسایل کو بکلی ترک کر دینا بھی مناسب نہیں۔ ہماری ہمدردی اور محبت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم جب تک تمام دوسروں کو ایک راستہ پر کھڑا نہ کر دیں۔ تب تک وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ان مسایل پر روشنی ڈالتے رہیں۔ پیارے دوستو ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے اور ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کائنات کو خاص میزان پر قایم کیا ہے اور ہر چیز کو خاص حدود کے اندر رکھا ہے جب تک ایک چیز اپنے حدود کے اندر رہتی ہے تبتک تو مفید اور کار آمد ہو سکتی ہے۔ مگر جب وہ حد سے نکل جاتی ہے تو وہی نقصان کا موجب ہو جاتی ہے مذکورہ بالا مسایل پر کافی سے زیادہ بحث ہو چکی ہے اور اب کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ اس پر کچھ لکھا جائے جب تک کہ ان مسایل نے اصولی شکل قایم رکھی اسوقت تک تو کسی حد تک مفید بھی ہوئے۔ مگر اب جبکہ معاملہ انتہا تک پہونچ چکا ہے اور مخالفین خلافت کیطرف سے ذاتی حملے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ اسلیئے ضروری ہے کہ فوراً اس معاملہ کو روکا جاوے تاکہ نوبت شروع نہ ہو جائے خطرہ ہے کہ ہماری بحث کوئی برا اور گندہ رنگ اختیار نہ کرے۔ ہماری جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طیار کردہ جماعت ہے۔ جسکی نظیر ڈھونڈنے سے دنیا بھر میں نہیں مل سکتی۔ اگر اس قسم کی بحث کو جاری رکھا جاوے جو آجکل صورت پکڑ رہی ہے تو وہ تمام خوبیاں جو جماعت میں موجود ہیں۔ فوراً زایل ہو جائینگی اور پھر دنیا کو تبلیغ کرنی تو درکنار اپنی ہی اصلاح کرنی مشکل ہو جائے گی۔ پس میں اپنے تمام دوستوں کی خدمت میں خواہ وہ موافق ہوں یا مخالف نہایت ادب سے التماس کرتا ہوں کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھیں۔ اور اپنے قلم کو بے لگام نہ چھوڑیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمام خوبیاں جو اس جماعت حضرت مسیح موعود نے پیدا کی تھیں یکدم معدوم ہو جاویں۔ اگر اسی طرح چلے جاؤ گے۔ تو یاد رکھو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہو گا۔ تمہاری تمام طاقتیں خانہ جنگی میں ہی صرف ہو جائینگی۔ اور اصل کام یونہی رہ جائیگا۔ تمہیں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مطلب کیلیئے پیدا کیا ہے اور تمہارے سروں پر وہ بوجھ ہے کہ جس کو ایسی صورت میں اٹھانا نہایت ہی دشوار ہو جائیگا۔ دنیا تمہاری طرف دیکھ رہی ہے۔ لوگ روحانی پانی کے پیاسے اور ہلاکت کے گڑھے کیطرف جا رہے ہیں۔ تمہے دنیا کی اصلاح کرنی ہے اگر تم ہی خراب ہو جاؤ گے اور ایک گندہ نمونہ پیش کرو گے۔ تو بتاؤ تم اپنا فرض منصبی کسطرح ادا کر سکو گے۔ دیکھو تم دنیا کیلیئے ایک نمک ہو اگر نمک ہی خراب ہو جائے تو پھر کیا ہو سکتا ہے۔ خدا کے لیئے اپنے جذبات کو قابو میں رکھو۔ وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جسکی نظر اس کے پاتال تک پہونچتی ہے وہ تمہاری خفیہ کمیٹیوں اور ان تمام گندے خیالات کو اچھی طرح جانتا ہے جو تمہارے دل میں پیدا ہوتے ہیں ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا۔ تمہارا کوئی قول کوئی فعل ایسا نہیں جو اس سے ہاں نہ کہا جاتا ہو یہ مت خیال کرو کہ وہ تمہاری چالاکیوں کو نہیں دیکھتا۔ اور تمہارے خیالات کو نہیں جانتا وہ خوب دیکھتا اور جانتا ہے اور وہ وقت بھی قریب ہے۔ جبکہ تمہارا کیا ہوا تمہارے سامنے آ جائیگا۔ پس اس مالک دو جہان سے ڈرو جس نے تمہارے وجود کے ذرہ ذرہ کو پیدا کیا ہے۔ تم اس کی نظر سے چھپ نہیں سکتے۔ تم اسکی سلطنت سے باہر نہیں جا سکتے۔ اپنے قول وفعل کی حفاظت کرو۔ وہ بڑا غنی ہے وہ کسی کی پروہ نہیں کرتا۔ تکبر اور حقارت کی نظر سے نہ دیکھو۔ کیونکہ ہزاروں سر ہمارے سامنے کچلے جا چکے ہیں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو؟

میرے بعض دوست ایسے مضامین شایع کرنے کیلیئے بھیجتے ہیں جن میں وہ بڑی سختی سے کام لیتے ہیں۔ میں نے مانا کہ مخالفین خلافت بہت بے انصافی سے کام لے رہے ہیں مگر کیا ہمیں بھی انکی مثال کی تقلید کرنی چاہیئے؟ ایسے تمام دوستوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دیتا ہوں کہ وہ ایسے مضامین میرے پاس ہرگز ہرگز نہ بھیجیں جن میں ذاتیات پر حملے ہوں۔ ہاں اگر کسی مسئلہ پر نہایت نرمی سے تہذیب سے بحث کی ہو تو میں اس کو لینے کیلیئے تیار ہوں معاملہ بڑا نازک ہو رہا ہے۔ نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ ہمارے اخلاق پر برا اثر پڑے اور تمام قوم کا مذاق بگڑ جائے۔ امید ہے میری یہ التماس ضایع نہیں جائیگی والسلام

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

## خریداران الحکم کی خدمت میں التماس

الحکم کے استحکام کیلیئے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ آجکل قیمت اخبار بابت سال رواں وصول کرنے کیلیئے وی پی کئے جاتے ہیں امید ہے جن دوستوں نے ابھی قیمت ادا نہیں کی وی پی وصول فرما کر مشکور فرماویں گے اور بقایادار اپنے بقائے کا فکر کریں گے

(مینیجر)

# ایک ضروری مکالمہ

## (ترجمۃ القرآن اور مولوی صدرالدین صاحب)

جناب مولوی صدرالدین صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام بالآخر ولایت خواجہ صاحب کی مدد کیلئے روانہ کردیئے گئے۔ خواجہ صاحب کی امداد کیلئے جس قسم کے آدمی کی ضرورت تھی وہ **مولوی صدردین صاحب** کی ذات سے پوری ہوسکتی ہیں۔

**ناظرین الحکم** تو اس بات کو کبھی بھول نہیں سکتے کہ ولایتی پکار پر ہی الحکم نے لکھدیا تھا۔ کہ مولوی صدرالدین صاحب کو جانا چاہیئے۔ مگر اس وقت ہمارے **پیامی احباب** کو بہت ناگوار گذرا۔ اور میری اس تجویز و تحریک کو مولوی صدردین صاحب کے **اخراج کا مترادف قرار دیا گیا**۔ اور اس کے بعد لگاتار کوشش ان بزرگوں کی یہ رہی۔ کہ کسطرح اس تجویز کو عملی رنگ میں باطل کیا جاوے مگر میں نے **نیک نیتی** سے اور واقعات پر غور کرکے یہ رائے دی تھی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے باوجود **بے حد منصوبوں** کے ان لوگوں کے ہاتھ سے اس تجویز کو عملی رنگ دلوا کر الحکم کی **صائب رائے کو ثابت کردیا**۔ مگر افسوس ہے کہ جو تجویز اس وقت ایک قومی رنگ رکھتی تھی آج وہ آنچہ دانا کند والی ضرب المثل کے نیچے ہے۔ اُس وقت وہ اسے مولوی صدرالدین صاحب **کا اخراج** قرار دیتے تھے۔ لیکن اس **کھٹکے** کو آج انہوں نے اپنے ہاتھوں پورا کر دکھایا۔ مولوی صدرالدین صاحب نے خود قادیان کو چھوڑا۔ استعفاء دیا اور بالآخر ولایت جانے پر مجبور ہوئے یا کئے گئے۔ میں مولوی صدرالدین صاحب کو ولایت جانے کا اہل سمجھتا تھا۔ اور سمجھتا ہوں۔ وہ خواجہ صاحب کے **مذاق** کے موافق کام کرسکتے ہیں۔ **پیامی احباب** بڑی غلطی کرتے ہیں۔ کہ پہلے ہی وہ معاملات کو صاف نہیں کر دیتے انہیں چاہیئے تھا کہ مولوی صدرالدین صاحب کو جن شرائط کے ماتحت بھیجا ہے ان کا اعلان کر دیتے۔

**مثلاً یہ** کہ انہیں کیا معاوضہ ملیگا؟ سفرخرچ کس مد سے دیا گیا ہے؟ اس وقت تک کس قدر روپیہ اسپر صرف ہوچکا ہے۔ بعد میں جب کوئی پوچھے گا تو ناراض ہونگے۔

میری غرض اس نوٹ سے ان امور پر بحث کرنا نہیں یہ ضمناً ذکر آگیا۔ مولوی صاحب کی مصاحبت یا **رفاقت سفری** کی عزت ایڈیٹر الحکم کو بھی دہلی سے نصیب ہوئی۔ معلوم نہیں اس **رفاقت** کے متعلق کن کن مقاصد کو منسوب کیا جاویگا۔ راستہ میں مولوی صاحب سے بہت سے امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔

آج میں ان میں سے ایک ضروری امر کو درج کردیتا ہوں میرے ساتھ حاجی ابوبکر یوسف تاجر جدہ بھی ہم سفر تھے۔ ان کے بالمواجہ ہی گفتگو ہوئی۔ اور مجھے یقین ہے کہ مولوی صدرالدین صاحب **ایسے بزدل نہیں** کہ وہ واقعات یا خیالات کے اظہار میں کسی کی پرواہ کریں۔ باوجودیکہ مجھے ان سے بہت سے امور میں ہمیشہ اختلاف رہا۔ میں نے ان پر اور انہوں نے مجھ پر نکتہ چینیاں کیں۔ مگر میں انکی جرأت۔ دلیری اور بعض دیگر حسن تعلیم کے متعلق خوبیوں کا اعتراف کرتا ہوں۔

سلسلہ گفتگو میں مولوی صدردین نے حضرت **اولوالعزم** صاحبزادہ **فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہٖ** کی قرآن دانی کے متعلق اعتراض کیا اور یہ کہا کہ مولوی **محمد علی** صاحب ان سے بہتر قرآن جانتے ہیں اس پر میں نے ان سے پوچھا

(ایڈیٹر الحکم) "ان کی قرآن دانی تو **قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ** سے ثابت ہے۔ کہ اللہ منوا کر چھوڑ دو۔ کیا قرآن مجید کی اس آیت کا یہ مطلب ہے؟ یا یہ ترجمہ ہے؟"

(مولوی صدردین صاحب) "یہ ترجمہ خود خلیفۃ المسیح رضہ نے کیا ہے"

(ایڈیٹر الحکم) "جب یہ ترجمہ خلیفۃ المسیح نے کیا تھا کیا آپ موجود تھے؟"

(مولوی صدرالدین صاحب) "نہیں جب ترجمہ لکھوایا میں موجود نہ تھا مولوی صاحب نے جب مضمون سنایا اس وقت میں موجود تھا۔ مولوی صاحب نے تردید نہیں کی"

(ایڈیٹر الحکم) کیا تصدیق کردی تھی اور اشاعت کا حکم دیدیا تھا؟

(مولوی صاحب) ان کی خاموشی ہی تصدیق تھی اور میاں عبدالحی نے پوچھا تھا اباجی آپ سنتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہاں ہم تو نہیں بولا کرتے"

(ایڈیٹر الحکم) یہ روایت تو بجائے خود محتاج تصدیق ہے اور اگر درست ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت حاضرین کو یا کم از کم میاں عبدالحی صاحب کو یہ خیال ضرور پیدا ہوا تھا کہ حضرت مولوی صاحب غنودگی حالت میں ہیں۔ اور سنتے نہیں ورنہ اس سوال کی کیا ضرورت تھی؟ لیکن اگر آپ کے اس بیان اور واقعات کو صحیح تسلیم کیا جاوے تو کیا آپ **اس ترجمہ کو انگریزی ترجمۃ القرآن میں** شایع کرینگے"؟

(مولوی صدرالدین صاحب) نہیں! ہرگز نہیں!"

(ایڈیٹر الحکم) کیا یہ **حضرت خلیفۃ المسیح کا** بقول آپ کے خود لکھایا ہوا ترجمہ نہیں؟

(مولوی صدرالدین صاحب) "ضرور! اور یقیناً"

(ایڈیٹر الحکم) "کیا پھر غلط ہے"؟

(مولوی صاحب) بالکل نہیں!"

(ایڈیٹر الحکم)۔ پھر ترجمۃ القرآن میں کیوں درج نہیں کرتے"؟

(مولوی صاحب) اس کی کیا ضرورت ہے یہ قرآن شریف کا ایک بطن ہے"

(ایڈیٹر الحکم) "تو اس بطن سے دنیا کو آپ محروم کرتے ہیں نوٹ میں ہی اس کو درج کردو"

(مولوی صاحب) نہیں نوٹ میں بھی درج نہیں ہوسکتا"

ایڈیٹر الحکم) تو پھر وہ ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا ترجمہ تو نہ ہوگا؟

(مولوی صاحب) **کون کہتا ہے کہ ان کا ترجمہ اور تفسیر** ہے یہ تو خود **مولوی محمد علیصاحب کی اپنی تحقیقات ہیں**"

اس پر میں نے ان سے عرض کی کہ اب تو حقیقت ہی کھلگئی کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح کا ترجمہ اور تفسیر نہیں۔ اور اعلان یہ کیا جاتا رہا ہے اب دو باتوں میں سے ایک ہوگی۔ یا تو حضرت خلیفۃ المسیح کی **تحقیقات** کو غصب کرکے اپنی تحقیقات ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور یا اپنے خیالات کو ان کے نام سے منسوب کرکے مغالطہ دیا جاتا ہے۔ یہ تو بڑا ظلم ہوگا۔ اس سلسلہ میں اور بھی گفتگو ہوئی ہے۔ جو میں انشاء اللہ شایع کرونگا۔ لیکن سردست یہ امر حضرت مولوی محمد علیصاحب سے دریافت طلب ہے۔ کہ وہ **اعلان کریں کہ ترجمۃ القرآن جو انگریزی میں** انہوں نے کیا ہے من اولہ الی آخرہ انہوں نے حضرت **خلیفۃ المسیح کو سنایا دکھایا اور انہیں کے اس ترجمہ اور تفسیر کے موافق ہے جو سالہا سال تک** انہوں نے سنایا۔ یہ آپ کے خیالات کا مجموعہ ہے۔ یا بالفاظ مولوی صدرالدین صاحب آپ کی ذاتی تحقیقات ہے؟ اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی جناب کو ظاہر کردینا چاہیئے۔ کہ جن آیات قرآن مجید سے **حضرت مسیح موعود علیہ السلام** نے اپنے دعاوی پر تمسک کیا ہے۔ اور اپنی تصانیف میں ان کا ترجمہ اور تفسیر کی ہے کیا آپ نے اُسی کو مقدم رکھا ہے یا نہیں؟

**ترجمہ اور نوٹ سنانے میں آپ کا طریق عمل کیا تھا؟** اور جو سوالات **قل اللّٰہ ثم ذرھم** کے متعلق میں نے کئے ہیں کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ ان کے ماتحت آپ یہ ترجمہ اپنے قرآن مجید کے ترجمہ میں لکھیں گے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ ان سوالات کا جواب معلوم ہونے پر اس مضمون پر اور کچھ بھی لکھنے کا ارادہ ہے وباللہ التوفیق۔

(خاکسار یعقوب علی از ساحل سمندر ۱۷- مئی ۱۹۱۴ء)

## مخالفان خلافت حقہ غور فرماویں

ماسٹر بدایت اللہ صاحب گجرات سے ایک مفید مضمون ارسال فرماتے ہیں جس کو ہم ذیل میں درج کردیتے ہیں شاید کوئی سعید روح اس سے فایدہ اُٹھالے (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

خلافت حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے مخالفوں نے ایک یہ آواز بھی بے ہنگام اُٹھائی ہے کہ جن مسلمانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرحوم مغفور کو نہیں مانا وہ مسلمان ہی نہیں ہیں۔ مگر ایسے مسلمان نہیں جیسا کہ احمدی لوگ یعنی ان میں اور غیر احمدیوں میں ناقص کامل کا فرق ہے۔ جب کہ ان کے نزدیک یہ بات ہے تو انہیں لازم ہے کہ وہ غیر احمدیوں سے علیحدہ نہ رہیں یعنے ان کے پاس ان سے علیحدہ رہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت اسلام میں جائز ہے کہ ایک عالم (جو اعلےٰ ہے) ایک مسلمان کے پیچھے (جو ادنیٰ ہے) نماز پڑھ لے۔ بلکہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے پیچھے نمازیں ادا کیں۔ خود

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مریدین کی امامت کا اقتداء کیا۔ اسی طرح انہیں لازم ہے کہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھ لیا کریں اور انہیں اس میں عذر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کامل کو ناقص کے لئے دعا مانگنے سے کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کامل کا دعا مانگنا ناقصوں کے حق میں اکسیر ہے اور بڑے ثواب کا کام ہے اسی طرح ایک کامل اپنی لڑکی کا ناطہ اپنے سے ادنیٰ کو دے سکتا ہے۔ چنانچہ خود انبیاء علیہم السلام نے اپنی لڑکیوں کے ناطے اپنے کم درجہ کے لوگوں کو دیئے۔ اور یہ امر اس راہ میں حارج نہیں ہوا کہ وہ ہم سے ادنیٰ ہیں ہم ان کو اپنی لڑکیوں کا ناطہ نہیں دے سکتے۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ کامل لوگوں کو شریعت اسلام اپنے سے ادنےٰ کے ساتھ ایسے تعلقات پیدا کرنے سے نہیں روکتی۔ اس لئے جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ احمدی غیر احمدی میں صرف ناقص کامل کا فرق ہے وہ مرد میدان بنیں اور غیر احمدیوں کے اقتداء میں نماز پڑھنے۔ ان کا جنازہ پڑھنے اور ان کیساتھ ناطے رشتے کرنے سے نہیں رکینگے۔ بصورت دیگر یہ سمجھا جائیگا کہ یہ صرف ان کے کہنے کی باتیں ہیں۔ کرنے کی نہیں۔ اور دوسروں کو صرف خوش کرنے کیلئے ہیں۔

افسوس کہ مخالفت کرنے والے صاحبان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرحوم و مغفور کے احکام پر جو انہوں نے بحکم خدا ئے عزوجل فرمائے تھے اور حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ہدایات پر پانی پھیرنا چاہا۔ مگر اللہ تعالےٰ کی باتوں کو کون مٹا سکتا ہے۔ واللّٰہ غالب علیٰ امرہٖ۔ وہ ذات پاک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کسی کو دم مارنے کی جگہ نہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے اور غیر احمدی مسلمانوں کے درمیان اصول کا فرق ہے۔ جبکہ بہت سے غیر احمدی اخبارات جھنجلا اٹھے تھے۔ مگر حق حق ہی ہے خواہ کوئی راضی ہو یا ناراض سب ماموران الٰہی کو ماننا خواہ کسی ہی زمانہ میں ہوں۔ اسلامی اصول ہے۔ اس لئے جن لوگوں نے اپنے وقت کے مامور کا انکار کیا وہ اصولاً غلطی کر گئے اور دیکھو پھر نوبت کہاں تک پہنچی ہے۔ علیحدہ پارٹی بنانے والے صاحبان نے۔ غیر احمدی لوگوں کو اشاعت اسلام کے کام میں اپنے ساتھ ملانا چاہا ہے۔ اس کی نظیر نہیں حضرت اقدس یا خلیفہ اول کے زمانہ میں دکھادیں۔ ورنہ یہ صاف ان الفاظ کا اختراع ہے۔ ہم سے غیر احمدی مسلمان کبھی خوش نہیں ہو سکتے۔ جبتک ہم ہر ایک دینی معاملہ میں ان کے ساتھ نہ مل جاویں۔ اور جب تک کہ ہم جناب حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اول کی ہدایات کو بالائے طاق نہ رکھدیں۔

ان ہر دو مقبولان الٰہی کا یہ فرمانا کہ انکا اسلام اور اور ہمارا اسلام اور ہے یعنے انکا اسلام ایسا ہے کہ مشرکانہ عقاید سے مملو ہے (اگرچہ حقیقی اسلام مشرکانہ عقاید کی بکلی بیخکنی کر کے خالص موحد بناتا ہے) جیساکہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کو خدائی صفات منصف کرنے میں ہے۔ اور ایسا ہی ان کے عقاید حضرت علیہ السلام کے بارہ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ان الشرک لظلم عظیم اور دوسری جگہ فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذٰلک لمن یشاء اور ایک جگہ والظالمین اعد لھم عذابا الیما۔

ان شرکیہ عقاید کی بیخکنی کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث کیا۔ مگر ان لوگوں نے انہیں نہ پہچانا نہ مانا۔ اب بتلایئے انکی نسبت کیا کہیں۔

بالآخر اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا ایک ایسی ہی معمولی بات تھی کہ ان کے ماننے نہ ماننے میں کوئی بڑا فرق نہیں ہوتا۔ تو پھر نعوذ باللہ انہیں خدا کا بھیجنا عبث ٹھہرتا ہے فتدبرو۔

لازم ہے کہ علیحدگی اختیار کرنے والے صاحبان اپنی ہٹ دھرمی کو چھوڑ دیں اور اس مقدس انسان کیساتھ ہو جائیں جسکو خدا وند تعالیٰ نے خلافت جیسے عظیم الشان کام کیلئے چن لیا ہے ان کی ماتحت ہو کر کام کرنے میں ان کیلئے ہر دو جہان میں سرخروئی اور عزت ہے۔ ورنہ کوئی عزت نہیں دیکھو بعض غیر احمدی صاحبان نے ان کی نسبت کیسے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

"بر رسولاں بلاغ باشد و بس"

# آہ! احمدؑ

(مرقومہ جناب مہر محمد خان صاحب شہاب آف مالیر کوٹلہ)

مجھ بیمار کے ہمدرد مسیحا! مجھ گم کردہ راہ حقیقت کے ہادی! آہ آہ! محمدؐ کے لاڈلے احمدؑ اور اللہ کے برگزیدہ و پسندیدہ کامل انسان! اگرچہ تو اس وقت ان دو آنکھوں کے سامنے نہیں کہ تیرا دیدار کیا جا سکے۔ مگر چشم بصیرت ہاں وہ آنکھ جو خدا نے دی ہے تجھکو ہر وقت دیکھتی ہے۔ میرے مسیحا تیرا بیمار تیرے غلاموں کا غلام تیرے محمود کا کفش بردار شہاب اجازت چاہتا ہے کہ تیری اس روح کو جو انبیاءؑ کی ارواح مقدسہ سے ملی ہوئی اپنے مولا کے حضور ناز و نیاز میں مشغول ہے اپنا درد دل کہہ سنائے۔ اور تیرے سامنے اپنا دکھڑا انہیں قوم کا بیان کرے۔ رو رو کر چیخ چیخ کر۔ ہاں اے پیارے احمد کیا بیان کرے۔ کس کی شکایت کس کے جور و ستم کا گلہ! کوئی بیگانہ ہوتا اور اسکی شکایت کرتا تو شاید کچھ بات بھی ہوتی۔ میں تو پہلے سعدی رحمہ کے اس شعر کی حقیقت سے ناواقف تھا۔ ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم ** کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد

پر دوستوں نے ہاں ان دوستوں نے جو اپنے تھے اور اپنے دوست تھے۔ مجھ پر نہیں پیارے مسیحا! تیرے محمود پر ہاں تیرے سبز اشتہار کی مندرجہ شق ثانی انزال رحمت کے مصداق محمود پر ظلم کرتے ہیں جور کرتے ہیں ستم کرتے ہیں۔ اور کئے جاتے ہیں۔ اس پر گالیوں کی بوچھاڑ بارش کی طرح ہوتی ہے۔ اسکو تسلیم کرنیوالوں کو سفہا کہا جاتا ہے جاہل کہا جاتا ہے۔ کیا کروں۔ کیونکر سنوں۔ کن کانوں سے سنوں۔ دل جگرہ نہیں رکھتا کہ ان درشت فقروں کو! ان گالیوں کو ان دل کو جلا دینے والی۔ روح کو تڑپا دینے والی باتوں کو سنوں۔ ابتک سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی سی کئے جاتے ہیں۔ اب تیرے حضور ہاں میرے سید و مولا تجھ واصل اللہ کے حضور عرض کرتا ہوں۔

ابھی تجھے داغ مفارقت دیئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ کوئی پیارا کسی پیارے کو بھلا دے۔ پر میں تو دیکھتا ہوں اور لوگوں کو کہتے سنتا ہوں۔ کہ تو ایک ولی تھا یا ایک مجدد اس سے زیادہ کچھ نہیں تو ہی بتا میں کسکی ایسی باتیں ہاں وہ باتیں جو تیری علو مرتبت تیری خداداد عظمت کو گھٹاتی ہوں کیونکر باور کروں کسطرح سنوں ایسی طبیعت کہاں سے لاؤں۔ جو ان باتوں کو سنکر رنج و غصہ میں اپنی حالت غیر نہ کرے۔ وہ میٹھی میٹھی پیاری پیاری باتیں جو اللہ میاں تنہائی کی ان گھڑیوں میں جبکہ لوگ بیخبر سویا کرتے ہیں کسیکو کسی کی خبر نہیں ہوتی۔ تجھسے کیا کرتا تھا۔ وہ خاص خاص باتیں۔ راز کی باتیں جو تجھکو اس دنیا کے پیدا کرنے والا محبوب شہنشاہ آہستہ آہستہ قریب بلا کر یا خود قریب ہو کر مزے مزے سے کہا کرتا تھا۔ کیا ہی پیارے ہوتے تھے وہ الفاظ جو تجھکو شہنشاہ زمین و آسمان مخاطب کرتے وقت نکلتے۔ [illegible] لوگ کہتے ہیں کہ ان خطاب کے الفاظ میں کچھ حقیقت نہیں۔ یونہی کہدیئے گئے ہیں۔ بھلا! میرے مسیحا میرے مہدی! یہ بھی کوئی بات ہے۔ کیا اللہ میاں کو کسی کا ڈر تھا۔ کہ کسی کو خواہ مخواہ وہ خطاب دیدے۔ جس سے اس کو کوئی تعلق نہ ہو۔ اور وہ اس کی اہلیت بھی نہ رکھتا ہو۔ میں سمجھتا ہوں یہ تو اسکی شان سے بعید ہے۔ اللہ تعالےٰ تو سب کا حاکم سب کا مالک سب کا رازق خالق ہے۔ کسی سے ڈرنیکی اور بے معنے خطاب دینے کی اس کو ضرورت! خوشامد تو کمزور کرتے ہیں وہ تو مقتدر ہے۔

آہ! آہ! اے مسیحا کس منہ سے یہ نقل کفر کی کروں جو لوگ کہتے ہیں "کہ تجھپر ایمان لانا کوئی جزو ایمان نہیں" ہمیں تو خدا کی باتوں پر ایمان ہے وہ تو تجھکو مخاطب کرے۔ تو نبی۔ اور رسول کے الفاظ سے خطاب کرے اور نبیوں اور رسولوں کے منکروں کو اپنی حمید مجید کتاب میں "کافرون حقا" کہا۔ پھر کیونکر مان لوں کہ تو نبی نہ تھا۔ تجھپر ایمان لانا کوئی جزو ایمان نہیں۔ تو ایک ولی تھا اور صرف ایک مجدد۔ جب ایسے پہلے بھی امت محمدیہ میں بہت سے گذر چکے ہیں۔ جس طرح ان پہلے اولیاء کو ماننا چنداں ضروری نہ تھا اور ان کے نہ ماننے والے بھی بے عیب اسلام رکھتے تھے۔ انکا اسلام بھی بے عیب اسلام تھا۔ میرے مسیحا اس بات پر کوئی صدیاں نہیں گذر گئیں۔ کوئی بیسیوں سال نہیں گذرے۔ گنتی کے چند سالوں کی بات ہے۔ کہ ایک شوخ شخص نے تیرے حضور میں مودبانہ ایک عریضہ گذرانا تھا تجھسے التجا کی تھی کہ حضور اپنے منکرین کو کافر مت کہیں اور حضور کو تنگدل وغیرہ کہکر بعض لوگوں کو جو اس وقت یعنے اس کے ہمخیال ہم نوا اور ہمصفیر تھے وسیع الحوصلہ کہا تھا۔ اور یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ ان کی تجویز پر عمل کیا جائے۔ میرے مسیحا میں تیری اس بات کو جو تو نے اس کو لکھی اسکے متعلق ظاہر کی۔ بھلا نہیں سکتا۔ وہ تو میرے دل پر کندہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا محو ہونا میرے محو ہونے پر ہی موقوف ہے۔ حضور نے ان خیالات کے اظہار پر جو اس شوخ چشم انسان سے برتاؤ کیا وہ ظاہر ہے پوشیدہ نہیں۔ آج محمود کے خلیفہ نہ تسلیم کرنے والے اس بات کو قبول خلافت میں سد راہ بتلاتے ہیں۔ جو اس شوخ انسان نے کہی تھیں۔ جسکا نتیجہ اس کے لئے یہ ہوا کہ سلسلہ سے باہر کر دیا گیا۔ ہاں بقول اس شوخ چشم شخص کے اس کے ہمنوا اس وقت سے خاموش تھے اور آج ایک اہم مسئلہ پیش آنے پر اپنا زور اس فیصل شدہ امر پر خرچ کرتے ہیں۔ میرے

مسیحا میں کس کس بات کا رونا روؤں! تاب نہیں طاقت نہیں! وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیری وفات کے بعد ہی گمراہ ہو گئے تھے - اور چھ سال کے بعد راہ راست پر آ گئے - یعنے وہ کہتے ہیں کہ تو نے اسے میرے مسیحا کسی فرد واحد کے اپنا خلیفہ ہونے سے انکار کیا ہے دراصل تو نے کسی انجمن کو اپنا خلیفہ بنایا ہے کہتے ہیں وہ جس کو ہمنے پہلے خلیفہ مانا تھا یہ ہماری غلطی اور کمزوری تھی - ہمنے مسیح موعود کی وفات کے ساتھ ہی جو قدم اٹھایا وہ راہ راست سے دور اور ضلالت کیطرف تھا - اب چونکہ یہ مسئلہ ہمارے لئے صاف ہو گیا - اس لئے ہم اپنے چھ برس کے عمل کو چھوڑتے ہیں -

آہ! بدقسمتی اس قوم کی جس کے بعض افراد اس خیال کے ہوں! [illegible] میں تو اس بات کے سمجھ سکنے سے قاصر ہوں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بارش ہوتی ہے - اور اس سے جو کھیت [illegible] ہو جاتے ہیں - بارش کے بند ہونے کے ساتھ ہی ہمنے تو کبھی نہیں دیکھا کہ کھیت خشک ہو گئے ہوں اور اس میں بجائے پانی کی لہریں بہنے کے خاک کے بادل اُٹھ اُٹھ کر سطح آسمان پر چھا جاتے ہوں - ننھے ننھے پودے مرجھا گئے ہوں - بلکہ دھوپ کی حدت سے جلکر راکھ ہو گئے ہوں - خداوند تعالے اپنی وحی کو بارش سے تشبیہ دیا کرتا ہے اور واقعی یہ بات ہے بھی درست اگر بارش کے ختم ہونے کے ساتھ ہی کھیت خشک نہیں ہو سکتے تو میرے مسیحا میرا ایمان بھی یہی ہے کہ کسی نبی کے اس جہان سے گذرنے کے ساتھ ہی اس کی امت گمراہ نہیں ہو سکتی - تو پھر میرے ہمدی اگر بارش کو جانے بھی دیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی قافلہ کسی راہ پر سے گذرے تو بھی کچھ عرصہ تک اس کے قدموں کے آثار راستہ قایم رہتے ہیں جو ہر راہ رو اپنی منزل کا پتہ لگا سکتے ہیں - پھر میرے مسیحا جس راہ پر تو تیس سال تک چلتا رہا اور تیرے قدموں کے آثار بھی من وعن نظر آ رہے ہوں - پھر تیرے ہیں [illegible] کسطرح تیری نظروں سے اوجھل ہوئے ہیں گمکردہ راہ ہو سکتے ہیں - اچھا میرے سید و مولا مسیحا اب میں زیادہ عرض نہیں کرونگا - مجھکو تو عرض دعا بھی نہیں آتا - اور تو کیا عرض کرے ہاں یہ تیرے خادموں کا خادم شہاب تو تیری ہی لکیر کا فقیر ہے - اس کی نظر میں تو اسی کی وقعت ہے جو تیرے قدم پر قدم رکھے - ورنہ ہوا کرے کوئی - والسلام

## قابل توجہ خریداران الحکم

اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ ہم نے خریداران الحکم کی خدمت میں عرض کی ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کریں (نگر جو الحکم کا رجسٹرڈ ایل نمبر ہے وہ نہ لکھا کریں) مگر افسوس ابھی تک اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی - اگر نمبر خریداری (جو خریدار کے نام کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) نہ دیا گیا ہوگا - تو عدم تعمیل کے ہم ذمہ دار نہیں

(مینجر)

# ہمارا پیارا نورالدین رض

ابھی کل کی بات ہے کہ ہمارا پیارا نورالدین صدیق ثانی رضی اللہ عنہ ہم میں موجود تھا اور ہم اس اپنے مشفق باپ کی گود میں نہایت آرام اور بےفکری سے زندگی بسر کر رہے تھے - ہم نے سینکڑوں دفعہ خطائیں اور ہم سے بار بار غلطیاں سرزد ہوتی رہیں مگر وہ ہمارا پیارا باپ ہمیشہ پردہ پوشی سے کام لیتا تھا - ہم ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑتے مگر وہ نہایت پیار سے ایک دوسرے کے گلے ملا دیتا - اور نصیحت کرتا کہ ایک دوسرے سے احسن سلوک سے پیش آیا کرو - مگر افسوس ہمارے بعض بھائیوں نے اسکی قدر نہ کی - وہ اگر دل سے کوئی نصیحت کرتا تو یہ ایک کان سے سنکر دوسرے کان نکال دیتے - وہ ایسا پاک وجود تھا جس نے کہ صدیق اکبر کا نمونہ دکھایا - اور محض خدا کیلئے اپنے پیارے مسیح موعود کے ارشاد پر مال و دولت گھر بار - خویش و اقارب - دنیوی عزت و وجاہت سب پر لات مار کر اپنے آقا کے دربر ڈیرا لگایا وہ ایسا عظیم الشان انسان تھا - کہ اس کی تعریف قلم و زبان کی طاقت سے باہر ہے - اس سے بڑھکر اس کی تعریف کیا ہو سکتی ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب کبھی اس کے متعلق اپنی کتب میں تحریر کیا ہے تو نہایت ہی محبت بھرے الفاظ میں انہیں یاد فرمایا -

## "چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نوردین بودے"

یہ عظیم الشان قربانی ہی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالے نے اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قوم کا سردار بنایا اس نے جس درد دل سے تڑپ تڑپ کر شب و روز اس سلسلہ کی ترقی کے لئے دعائیں کیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں - قوم میں تفرقہ کو پھیلتے ہوئے دیکھکر وہ دن بدن اسی غم میں گداز ہوا جاتا تھا - اور یہی دعا کرتا تھا کہ الٰہی تو خود اس سلسلہ کا حامی و ناصر ہو -

اور آج اسکی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے سر پر حضرت صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ تعالے - جیسے اولوالعزم خلیفہ کو مقرر فرمایا -

پیارے نورالدین! اے پیارے مشفق باپ ہم تیرے کرم تیری مہربانیوں - تیری شفقت - تیرے احسانوں تیری دعاؤں کا نہ تیری زندگی میں ہی شکریہ ادا کر سکتے تھے؟ اور نہ آج تیرے بعد ادا کر سکتے ہیں - ہاں اپنے مولا کے حضور جسکی جناب میں تو بھی رات دن دعائیں کیا کرتا تھا - دعا کرتے ہیں - کہ الٰہی تو اسکی تمام دعاؤں کو جو اس نے آخری دم تک کی ہیں قبول کر اور اسپر اپنی برکات نازل کر اس کے بچے اسکی طرح دنیا کیلئے نور ہوں اور بھولے بھٹکوں کو اپنے باپ کیطرح سیدھے راستہ پر لانے والے ہوں - آمین ثم آمین -

# حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

## اور

# مسئلہ کفر و اسلام

(حضرت کے اپنے الفاظ میں)

دنیا میں جو قومی زلزلے آیا کرتے ہیں وہ نہایت ہی مفید ہوتے ہیں - بعض لوگ جو سست ہو جاتے ہیں - وہ بھی اس موقع پر بیدار ہو جاتے ہیں اور ایسے ایسے لوگ میدان کارزار میں نکل آتے ہیں کہ جنکی خوبیوں کا ہمیں علم ہی نہیں ہوتا - ہماری جماعت کی موجودہ کشمکش نے بھی اس لحاظ سے اچھا اثر ڈالا ہے اکثر دوست اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ میں مشغول ہو گئے ہیں - ان میں ہمارے دوست چوہدری برکت علی خانصاحب بھی ہیں - آج انہوں نے الحکم کے ۱۹۰۳ء کے فایل کی ورق گردانی کر کے ایک عجیب تحریر نکالی ہے جو مسئلہ کفر پر حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کے الفاظ میں اچھی طرح روشنی ڈالتی ہے اور جو ناظرین الحکم کے فائدہ کیلئے درج کیجاتی ہے -

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

آپ (سایل) فتویٰ پوچھتے ہیں کہ جن میں ۹۹ وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو اُسے ہم کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں صاحب یہ حیرت انگیز اور بودا خیال و سوال ہے اور نہایت کمزور ہے اس سوال پر اگر کوئی کہے کہ ایک شخص اللہ تعالے کو نہیں مانتا - فرشتوں - رسولوں - انبیاء - جزاء و سزا کو نہیں مانتا - مثلاً - اور یہ پانچ باتیں ہیں - لیکن زناہ نہیں کرتا یا شراب نہیں پیتا تو اسے مسلمان کہنا چاہیئے؟ - آپ تو ۹۹ - کا سوال فرماتے ہیں - میں تو صرف پانچ وجہ کا تذکرہ کرتا ہوں یا ایک شخص فرشتے مانتا ہے - مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے تو اس میں ایک وجہ کفر کی اور ایک وجہ اسلام کی ہے کیا آپ اُسے مومن مسلمان کہیں گے -

یاد رہے باشی - سینکڑوں امور کفر کے ایسے ہیں - کہ اگر ان میں ایک کا بھی معتقد ہو تو کافر ہو سکتا ہے - کجا ۹۹ - مثلاً کوئی کہے اللہ کا ماننا لغو ہے یا کہے رسول کا اعتقاد بیہودہ ہے تو کیا آپ کو اس کے کفر میں تردد ہوگا؟ -

اسرائیلی مسیح کے وقت منکر یہود اللہ تعالے کو مانتے تھے توریت پر انکا ایمان تھا - سب رسولوں کو مانتے تھے - سوائے حضرت مسیح کے کیا وہ کافر تھے یا نہ تھے؟

ہمارے پاک سردار سید و مولی خاتم الرسل خاتم الانبیاء شفیع یوم الجزاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر یہود و نصاری اللہ کو مانتے ہیں - اللہ تعالے کے رسولوں - کتابوں - فرشتوں کو مانتے ہیں کیا اس انکار پر کافر ہیں یا نہیں کافر ہیں - اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا

منکر کیوں کافر نہیں۔ اگر اسرائیلی مسیح موسیٰ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا مسیح ایسا ہی اسکا منکر کافر ہے۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا مسیح کیوں ایسا نہیں کہ اس کا منکر بھی کافر ہو۔ اگر وہ مسیح ایسا تھا کہ اسکا منکر کافر ہے تو یہ مسیح بھی کسطرح کم نہیں یہ محمدی مسیح اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جانشین اور اس کا غلام ہے۔

## زندہ مذہب اور زندہ نبی !!

## (احمد قادیانی علیہ السلام)

(مرقومہ جناب ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر قادیان)

جن لوگوں کو مذہبی دنیا کی سیر کرنے اور مختلف اہل مذاہب کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہر ملت کے حلقہ بگوش اپنے تئیں جادہ مستقیم کے پیرو اور حقیقی سچائی کے پرستار خیال کرتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنے سوا تمام دیگر ادیان کو باطل تصور کرتا ہے

اس حالت کا مشاہدہ کر کے طالب حق کے دل میں غلیان اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ اور حق و باطل میں تمیز کرنے کیلئے معیار صداقت کا متلاشی ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ دو نقطوں کے درمیان خط مستقیم صرف ایک ہی ہو سکتا ہے

حق کے متلاشیوں کی سچی تڑپ اور اسی کے طلبگاروں کی اخلاص بھری خواہش اس بات کی متقاضی تھی۔ کہ حق کی شناخت کیلئے کوئی معیار صداقت ہوتا۔ جس سے سلیم الفطرت انسان فایدہ اٹھا کر ظلمت سے پرہیز کر سکے۔ اور روشنی سے متمتع ہوتے

چنانچہ جسطرح سورج کا وجود عالم سفلی میں تاریکی دور میں فرق میں کرتا اور شپیر کی آنکھ کے سوا تمام عالم کو نور کا دولا اور ظلمت سے متنفر بناتا ہے۔ اسی طرح روحانی عالم کو سورج یعنے انبیاء علیہم السلام کی بعثت اپنے آسمانی جلال اپنی روحانی ظلمت اپنے نور اور اپنی شوکت کی نورانی شعاعوں کے ساتھ ظلمت کے جسم کو چیرتی اور ہر ایک اہل بصارت کو خاقان مشرق کے رخ جانفزا کی زیارت سے بہرہ ور کرتی ہے۔

خدا کے مرسلین اور مامورین کے تشریف لانے کی غرض ہی صرف یہ ہوتی ہے کہ دنیا سے تاریکی اڑ جائے اور روشنی کا ایک بار پھر دور دورہ ہو جائے۔ وہ دور ہو کر ضرر رساں اوہام کا قلع قمع کرتے اور گویا ہنر نفع رساں فائدہ بخش اشیاء کی نشو و نما کا موجب ہوتے ہیں۔ وہ بشیر ہو کر حامیان صداقت کو خوشخبری دیتے ہیں۔ ایک دن ان کا سر کامیابی کے تاج زرین سے مزین ہوگا۔ پھر وہ نذیر بنکر باطل کے فرزندوں کو متنبہ کرتے ہیں ایک دن انکی گردن ذلت کی تلوار کے نیچے اور ان کا سر رسوائی کے نیزہ پر بلند ہوگا۔

الغرض خدا کے مامورین میں سے ہر ایک کی زندگی میں حق و باطل کی تمیز کا معیار ہوتا ہے۔ انکی کامیابی اور ان کے دشمنوں کی ناکامی متلاشی حق کیلئے حق نمائی کا کام کرتی ہے۔

اگر ہم تاریخ کے صفحات پر اشہب نظر کو جولانی دیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فرستادوں کے واقعات زندگی کا مطالعہ کریں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ان مقدسین نے اپنے مخالفین کو پہلے نرمی سے سمجھایا۔ یا وعظ سے کام لیا۔ اور ضرورت زمانہ کے مطابق اعجاز دکھا کر عاجز کیا۔ جب اس میں شوخی کیگئی تو آسمانی ہاتھ دوسرے صورت میں ظاہر ہوا۔ اور دشمن کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔

کرشن کی زندگی کو لے لو۔ رام کے کارناموں پر نظر ڈالو۔ موسیٰ کی زندگی کا مطالعہ کرو۔ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر غور کرو۔ ہر جگہ یہی معلوم ہوگا۔ کہ پہلے تو اعجازی رنگ میں خصم کو عاجز کیا گیا۔ اور بشیر ہونے کی حیثیت سے نرمی کا برتاؤ کیا گیا۔ لیکن جب شوخی حد سے بڑھ گئی۔ خدا کے نشانات کی بے قدری کی گئی تو پھر غضب الٰہی کی آگ بھڑکی۔ دشمن کو جلا کر راکھ سیاہ کر دیا۔

چنانچہ جو انجام کرشن کے دشمن کس ہد کے دشمن برن کشپ رام کے مقابل راون۔ موسیٰ علیہ السلام کے تعاقب کرنے والے فرعون۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایذا رساں ابوجہل کا ہوا۔ وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں۔

پھر واضح رہے کہ آسمان سے آسمانی آدمیوں کی شناخت زندہ مذہب اور زندہ نبی کی پہچان کیلئے دو نشان رکھے ہیں۔ اول علمی اعجاز۔ دوم قبولیت دعا اور دشمن کی تباہی۔ اور یاد رکھو کہ زندہ مذہب ہر وقت زندہ اور ہر آن اپنی زندگی کے آثار رکھتا ہے جو زبان بول چال میں نہیں آتی وہ مردہ زبان ہے۔ جو مذہب اپنے اندر زندہ نشانات نہیں رکھتا۔ مقدس وسطر وجودوں کو پیدا کر کے سابقہ انبیاء کی زندگی کے نقوش زمانہ کی چٹان پر کندہ نہیں کرتا وہ مذہب مردہ مذہب ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ویدانتی ست ابیست ناستی پرم دھرم (یعنی راستی سے بڑھکر کوئی مذہب نہیں) کہکر اپنے دھرم کی سچائی کا اظہار کرتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آریہ سنت کالبا است کا بنا کتنا آریوں کا سہم پکار کر اپنا سماج کے نیوں کی برتری کا مدعی ہے کہ عیسائی سچائی کی روح سے روح القدس کا حواریوں پر اتر نا خیال کرنا اور اس طرح اپنے ہی مذہب کو حق تصور کرتا ہے۔ یہ سب کچھ جاننے کے بعد میں اسبات کا بھی علم رکھتا ہوں۔ کہ یہ مذاہب نور اسی کو کھینچ اپنے ادیان پر چسپاں کرتے ہیں۔ اور ان کے برعکس اسلام ہے کہ اُسے نہ کھینچنے کی ضرورت ہے نہ تاویل کی حاجت ہے اور نہ سلسلے دینے کی احتیاج نہیں۔ اسکی مقدس کتاب خود دعویٰ کرتی ہے ان الدین عند اللّٰہ الاسلام۔ خدا کے ہاں سچا مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ اس میں سلامتی ہے۔

میں کہونگا کہ بیشک دوسری کتابوں میں ایسا دعویٰ نہیں قرآن کیطرح کوئی اور کتاب خدا کی طرف سے ہونیکی مدعی نہیں لیکن پھر بھی محض دعوے کی کوئی حقیقت نہیں۔ جب تک اسکے ساتھ دلایل نہ ہوں۔ اور اگر قرآن کا مذہب زندہ مذہب ہے یا قرآن کا نبی سچا ہے تو ضروری ہے کہ اس میں زندہ نشانات ہوں۔

دیکھ! اسے طالب حق تجھے مژدہ ہو سن اسے متلاشی صداقت توجہ سے سن کہ میں تجھے اپنے تجربہ کی بات سناتا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا حال بتاتا ہوں۔ خدا کی نعمت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور بڑی تحدی سے کہتا ہوں کہ اسلام ہاں صرف اسلام ایک زندہ مذہب ہے کیونکہ اس میں آخری زمانہ کا مصلح قرب قیامت میں جلال کے ساتھ اترنے والا مسیح نبی اللہ آیا۔ اور اس نے پہلے تو اپنے علمی اعجاز سے دشمنان اسلام کا ناطقہ بند کیا۔ یسوعیت کے خدا کو مار کر کفارہ کی دیوار کو گرایا۔ اور صلیب کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اسکے بعد اس نے آریہ سماج کی دکھتی ہوئی جگہ پکڑ اور نیوگ کی حیاسوز تعلیم دکھا دیا۔ نندجی کی زبان اور شاگردوں کی زبان کاٹ لی۔ اور پھر سکھوں کے مقدس گرو ان کے بانئے مذہب کو ان کے اپنے چولہ کی تصویر دکھا کر اور ست بچن سنا کر پیغمبر عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا حلقہ بگوش غلام ثابت کر کے نانک پنتھیوں کو نانک کے اصل مذہب کی دعوت دی اور ہاں یہ اعجاز اس وقت اپنے پورے کمال کیساتھ ظاہر ہوا۔ جب لاہور کے جلسہ دھرم تسمو میں جبکہ ادیان کے تقابلنا موکی مسیح موعود کے مقابلہ میں نیچا دیکھکر اپنی شکست کا خود معترف ہونا پڑا۔ یہ تو تھا علمی اعجاز۔ باقی رہی قبولیت دعا اور دشمن کی ناکامی۔ اس کے لئے میں یہ بھی بتا دینا فرض سمجھتا ہوں کہ اگر کرشن کا دشمن کنس اور رام کا دشمن راون۔ اور موسیٰ کا دشمن فرعون اور ہمارے سرکار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ابوجہل خائب و خاسر ہو کر ہلاک ہوا تو پھر یاد رکھو کہ احمد آخر زمان کے مقابل پنڈت لیکھرام آتھم اور کروکی بھی پیشگوئیوں کے مطابق دکھ اور عذاب کی موت سے فنا ہو کر ابتر مرے اور صداقت اسلام پر مہر لگا گئے۔ پھر زندہ مذہب وہ ہے جو احمد سے نبی اللہ پیدا کرتا اسکے سے علمی اعجاز دکھاتا۔ اور اسکی قبولیت دعا کا اثر رکھتا اسکے سے معجزات اس زمانہ میں دکھاتا ہے جو کہ دہریت و مادیت سے گمراہ ہو

بالآخر میں کہونگا۔ کہ مبارک ہے وہ جو احمد کے علم سے حصہ لیتا ہے کیونکہ اس میں زندگی ہے۔ مبارک ہے وہ جو اس کی دعاؤں سے مستفیض ہوا کیونکہ ان سے مردہ زندہ ہوئے۔ مبارک ہے وہ جو اسکی ذریت طیبہ کی قدر کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی توجہ کے نیچے پرورش ہوئی۔ یہ اس کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ نیز اسکی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذریعہ ہیں۔ اور میں کہونگا کہ مبارک ہو جنہے احمد نبی اللہ کو دیکھا۔ اور اسکے منہ سے زندہ مذہب پر زندہ دلایل سنیں۔ اسکے مسیحا انفاس سے اسکی زندگی بخش دم سے فایدہ اٹھا کر ایک تاریک جسم سے نیّر ہو گیا

وہ مسیح کا لازور تو اب افسانہ ہے۔ لیکن میرا دم مسیح کے دم کا ایک معجزہ اور طالب صداقت کیلئے ایک نشان ہے۔ کون ہے جو اس سے فایدہ اٹھائے۔

(نیر)